Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 34

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

9 شعبان 1428 ہجری 23 ظہور 1386 ہش 23 اگست 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 16/ اگست 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ گزشتہ جمعہ حضور پُر نور نے صفت مومن کے تحت قرآن و احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی

رحمان خدا کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

☆-وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ (سورۃ الفرقان: ۶۴)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں "سلام"۔

☆-وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (سورۃ لقمان: ۱۹)

ترجمہ: اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر ومباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَّالٍ وَمَازَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع)

"حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔"

☆......عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ نَاقَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لَاتُسْبَقُ اَوْلَاتَکَادُ تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَہٗ فَسَبَقَھَا فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی عَرَفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَایَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

"حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ وہ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی۔ دوڑ میں سب سے آگے رہتی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان آیا۔ اس کی اونٹنی دوڑ میں سب سے آگے نکل گئی۔ مسلمانوں کو اس کا بہت افسوس ہوا کہ ایک دیہاتی کی اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے بڑھ گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے اس افسوس کو بھانپ کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ اس کے غرور کو توڑنے کے لئے اسے نیچا دکھاتا ہے۔"

☆......عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّنَعْلُہٗ حَسَنَۃً قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔ (مسلم کتاب الایمان تحریم الکبر و بیانہ)

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل نہیں ہونے دیگا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو، وہ خوبصورت لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تکبر نہیں اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔ لوگوں کو ذلیل سمجھے ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔"

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"تواضع اور مسکنت عمدہ شئے ہے جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے وہ کبھی مراد کو نہیں پاسکتا۔ اس کو چاہئے کہ عاجزی اختیار کرے۔ کہتے ہیں کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا۔ بادشاہ کی عادت تھی کہ ایسی ردّی چیزیں کھایا کرتا تھا جس سے جالینوس کو یقین تھا کہ بادشاہ کو جذام ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تھا مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا۔ اس سے تنگ آکر جالینوس وہاں سے بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار نمودار ہوئے۔ تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اس نے انکسار اختیار کیا۔ اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود فقیرانہ لباس پہن کر وہاں سے چل نکلا اور جالینوس کے پاس پہنچا۔ جالینوس نے اس کو پہچانا اور بادشاہ کی تواضع اسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج میں مصروف ہوا۔ تب خدا تعالیٰ نے اُسے شفا دی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۰ جدید ایڈیشن)

جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27,28,29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ:- 116واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔ **مجلس مشاورت**: ...نسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معابعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

وحید الدین خان صاحب کے نظریہ میں اصلاح کی ضرورت ہے!

((قسط-2))

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ معروف مسلم سکالر وحید الدین خان صاحب نے اپنے ماہنامہ ''الرسالہ'' جون ۲۰۰۷ء میں تحریر فرمایا ہے کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ تاریخ میں ایسی تبدیلیاں واقع ہوں گی کہ ''محمدی ماڈل'' زمانی حالات کی نسبت جزوی طور پر قابل انطباق نہیں رہے گا۔ اس کی بجائے ''مسیحی ماڈل'' جزوی طور پر قابل انطباق بن جائے گا۔ اس کی وجہ آپ نے یہ بتائی کہ یہ دور دعوت و تبلیغ کا دور ہے اور محمدی ماڈل کی تربیت، دعوت، ہجرت، جہاد (بہ معنی قتال) اور پھر فتح ہے۔ اور مسیحی ماڈل کی ابتداء بھی دعوت ہے اور انتہاء بھی دعوت ہے۔ اپنے اس بیان کی دلیل انہوں نے یہ دی ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسوہ کاملہ نہیں ہیں آپ لکھتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ''اُسوۂ حسنہ'' تو ہیں لیکن آپ ''اُسوۂ کاملہ'' نہیں ہیں۔

وحید الدین خان صاحب کی اس تحریر کے جواب میں گزشتہ گفتگو میں ہم با دلائل قرآنی حوالوں سے عرض کر چکے ہیں کہ وحید الدین خان صاحب کی یہ بات غلط ہے کہ ''محمدی ماڈل'' کی ابتداء تو دعوت سے ہے لیکن انتہاء مقاتلہ اور پھر فتح ہے۔ ہم عرض کر چکے ہیں جس کو خان صاحب ''محمدی ماڈل'' فرمار ہے ہیں اس کی تو ابتداء بھی دعوت ہے اور انتہاء بھی دعوت ہے اور اس تعلق میں ہم قرآن مجید سے کئی دلائل پیش کر چکے ہیں۔

آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وحید الدین خان صاحب کا یہ کہنا غلط ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسوۂ کاملہ نہیں ہیں ہم انشاء اللہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کریں گے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوۂ حسنہ بھی ہیں اور اُسوۂ کاملہ بھی ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ خان صاحب ایک طرف تو یہ مانتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آخر الزمان ہیں آپ کی نبوت تا قیامت ہے لیکن دوسری طرف آپ کو ''اُسوۂ کاملہ'' تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ قرآن مجید میں کہیں بھی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ''اُسوۂ کاملہ'' نہیں فرمایا گیا بلکہ صرف ''اُسوۂ حسنہ'' کہا گیا ہے سوال یہ ہے کہ وہ نبی جو نبی آخر الزمان ہے اور جس کی نبوت قیامت تک ہے اور جس کے دین کے متعلق قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدہ:۴)

یعنی آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔

وہ نبی جس کا دین کامل ہے جس کے ذریعہ ہر طرح کی نعمت مکمل ہو گئی اور جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہے اس دین کے نبی کا اسوہ کیونکر اُسوۂ کاملہ نہیں ہو سکتا جبکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان خصوصیت ہے جس کو صحابہ کرام نے تسلیم کر لیا تھا کہ اگر قرآن مجید قرآن صامت ہے تو آپ قرآن ناطق تھے آپ کے وجود میں اور آپ کے نمونوں میں قرآن مجید بولتا تھا۔ پس جس کے وجود میں کامل شریعت بولتی ہے تو اس کا اُسوہ کیونکر اسوۂ کاملہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق بتائیں آپ نے فرمایا کان خلقه القرآن (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جامع صلوٰۃ اللیل) کہ آپ کے اخلاق قرآن مجید کے عین مطابق تھے۔

ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ (موطا امام مالک) کہ میں تو صرف اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

پس جب قرآنی شریعت کامل ٹھہری اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تمام شریعت پر عمل کر کے دکھا دیا اور آپ کی بعثت بھی اخلاق کاملہ کے قیام کے لئے ہے تو پھر آپ کا اسوہ بھی یقیناً اسوۂ کاملہ ہوگا۔

آیت مبارکہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم جب نازل ہوئی تو اس پر یہود و نصاریٰ بھی رشک کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک یہودی حضرت عمرؓ سے بولا کہ اگر یہ آیت ہماری کتاب میں نازل ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے گویا یہودی بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کی تورات مکمل ہونے کا اعلان نہیں کرتی۔ اور اس اعتبار سے ان کے نبی اسوۂ کاملہ نہیں کہلا سکتے۔ نصاریٰ خود مانتے ہیں کہ حضرت مسیح کو تو زندگی کے تمام شعبوں پر عمل کرنے کی کبھی بھی توفیق نہیں ملی۔ چند سال ماریں کھا کر صلیب پر چڑھا دیئے گئے بقول ان کے نہ شادی کی نہ اولاد ہوئی۔ نہ پوری طرح اپنے دین کی دعوت دے سکے اور نہ ہی بادشاہ بننے کی توفیق ملی اس پر حیرت ہے کہ وحید الدین خان صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کے ماڈل میں آغاز میں بھی دعوت ہے اور انجام میں بھی دعوت ہے۔ گویا انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد وحید جو دعوت الی اللہ تھا وہ انہیں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو نظر نہیں آتا اور نہ ہی آپ ان کے نزدیک اُسوہ کاملہ ہیں لیکن دوسری طرف حضرت عیسیٰ کی زندگی ان کو دعوت الی اللہ سے بھرپور نظر آتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے واقعات پر اگر ہم غور کریں تو انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ انہوں نے خود کو یہودیوں کا بادشاہ کہا اور پھر یہ کہا کہ:

''یہ مت سمجھو کہ مَیں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔

(متی باب ۱۰ آیت ۳۴)

اور پھر حضرت مسیحؑ نے فرمایا:

''یہ مت خیال کرو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے آیا ہوں میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں ایک لفظ اور شوشہ تورات کا نہیں بدلے گا۔ (متی:۱۷-۵)

بائبل کی وہ تعلیم جس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اس کا ایک شوشہ بھی بدلنے کے لئے نہیں آیا اور اپنے حواریوں کو وہ تعلیم دیتے ہیں کہ ''فقیہی اور فریسی موسٰی کی گدی پر بیٹھے ہیں اس لئے جو کچھ وہ تمہیں ماننے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں پر کرتے نہیں''۔

(متی باب ۲۳ آیت ۳-۲)

صاف معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کا مشن موسوی شریعت پر ایمان لانا اس پر عمل کرنا اور اس پر عمل کرانا تھا۔

اب سنئے کہ موسوی شریعت دعوت و تبلیغ کے متعلق کیا فرمائی ہے موسوی شریعت میں نہ ابتداء میں دعوت و تبلیغ ہے اور نہ انتہاء میں دعوت و تبلیغ ہے وہاں تو بس صاف یہی لکھا ہے کہ جو موسوی شریعت پر ایمان نہیں لاتے ان کے بتوں کو ڈھادو اور ان کی قربان گاہوں کو توڑ ڈالو گویا وہاں دلیل، بحث اور تبلیغ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

''تو ان کے معبودوں کو سجدہ مت کر نہ ان کی عبادت کر نہ ان کے سے کام کر بلکہ تو انہیں صاف ڈھادے اور ان کے بتوں کو توڑ ڈال۔'' (خروج باب ۲۳ آیت ۲۴)

پھر لکھا ہے:

''تم ان کی قربان گاہوں کو ڈھادو اور ان کے بتوں کو توڑ دو۔'' (خروج ۳۱-۳۴)

اسی طرح مشرکین کے متعلق لکھا ہے:-

''تم ان کے مذبحوں کو ڈھادو اور ان کے بتوں کو توڑ دو ان کے گھنے باغات کو کاٹ ڈالو اور ان کی تراشی ہوئی مورتیں آگ میں جلا دو۔ (استثناء باب ۷ آیت ۵)

دوسری طرف کامل کتاب قرآن مجید اور کامل نبی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیا ہے قرآن مجید نے بھی جابجا شرک کے خلاف تعلیم دی اور دلیل کے ساتھ مشرکین کو سمجھانے کی کوشش کی ہے فرمایا:

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد۔

(سورہ الاخلاص)

یعنی تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

قرآن مجید نے مذکورہ سورۃ میں جہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کیا ہے وہیں اس کی وحدانیت کے دلائل بھی دیئے ہیں فرمایا کہ وہ ''احد'' اس لئے ہے کہ وہ ایک بے نیاز ہستی ہے وہ اکیلا اس لئے ہے کہ نہ اس کا کوئی باپ ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور اس کے اکیلا ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔ اب دلائل سے سمجھایا گیا ہے کہ خدا اگر واحد لاشریک ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ اگر کوئی اس تبلیغ کو نہیں مانتا تو صاف فرمایا کہ ہر ایک اپنے مذہب کے معاملہ میں آزاد ہے۔ فرمایا:

قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۔

یعنی تو کہہ دے کہ اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور میں بھی اس کی عبادت کرنے والا نہیں ہوں گا جس کی تم نے عبادت کی ہے اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے بنو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

یہاں بائبل کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم میرے معبود کی عبادت نہیں کرتے تو تمہارے معبودوں کو جلا راکھ کر دیا جائے گا تمہارے عبادت خانوں کو ڈھا دیا جائے گا بلکہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ عبادت کرنے کے معاملہ میں

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

سُودی قرض کی لعنت گھروں کو برباد کرنے کا باعث بنتی ہے۔

احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں تو اس سے بہت زیادہ بچنا چاہئے۔

متقی کے لئے خداتعالیٰ کبھی ایسا موقع نہیں بناتا کہ وہ سُودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خداتعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں۔

انسان کو چاہئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے تاکہ سُودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے۔

ایسے لوگ جن کا پیسہ پڑا رہتا ہے وہ اپنے پیسے کو رکھنے کی بجائے ان لوگوں کے ساتھ جن میں کاروباری صلاحیت ہو کاروبار میں لگائیں۔

جو تم قرض دیتے ہو اس میں بھی قرض لینے والے کے معاشی حالات کا خیال رکھا کرو۔

کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

(سُود کی مناہی اور معاشرے کے جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے اور سلامتی اور امن اور پیار اور صلح کو پھیلانے کے لئے مالی لین دین و تجارتی معاہدات اور قرض وغیرہ لینے اور دینے سے متعلق اسلامی تعلیم کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 15/جون 2007ء بمطابق 15/احسان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ .

آج بھی مَیں گزشتہ خطبہ والے مضمون کو ہی جاری رکھوں گا کہ معاشرے کے جھگڑے اور فسادوں کو ختم کرنے اور سلامتی اور امن اور پیار اور صلح کو پھیلانے کے لئے مالی لین دین کے معاہدے، تجارتی معاہدے یا قرض وغیرہ لینا دینا ہو تو کس طرح ہونے چاہئیں، اسلامی تعلیم ہمیں اس بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے۔

گزشتہ خطبہ میں اس سلسلہ میں سود کا ذکر ہو رہا تھا کہ سود بھی ایک ایسی چیز ہے جو معاشرے میں فساد پھیلانے کی وجہ بنتا ہے اور سود کی بڑی شدت سے اللہ تعالیٰ نے مناہی فرمائی ہے۔ اس ضمن میں قرآنی احکامات کیا ہیں وہ ہم دیکھیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سود لینے والوں کو اپنے سے جنگ کرنے والا ٹھہرایا ہے۔ پس یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کا ہر قسم کے شر سے بچ کر رہنا اور سلامتی میں رہنا اور سلامتی پھیلانا بہت زیادہ پسند ہے۔ جبکہ سود کے ایسے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں اور بعض مثالیں ایسی ہوتی ہیں کہ بعض اوقات دیکھتے ہی دیکھتے سود خوروں کے ہاتھوں ایک اچھا بھلا صاحب جائیداد آدمی دیوالیہ ہو جاتا ہے اور دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ ہنستا بستا گھر مایوسیوں اور محرومیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھر ان کے بچے بھی انتہائی کسمپرسی میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب اگر مسلمانوں کے گھروں میں ہو تو اس لئے ہوتا ہے کہ خداتعالیٰ کے واضح حکم کے باوجود کہ یہ چیز نہ کرو اس کی نافرمانی کرتے ہیں اور بعض دفعہ یہ سود کی رقم معمولی اور غیر ضروری اخراجات کے لئے لی جاتی ہے، تو جہاں اللہ تعالیٰ نے سودخوروں کو وارننگ دی ہے کہ ضرورتمندوں کی مجبوریوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ وہاں قرض لینے والوں کے لئے بھی وارننگ ہے کہ بلاوجہ کے قرضوں میں مبتلا ہو کر اپنا اور اپنے گھر والوں کا امن اور سکون برباد نہ کرو۔

میرے علم میں ہے کہ بعض لوگ مثلاً لندن آتے ہیں اور سود خوروں سے سود پر قرض لے لیتے ہیں۔ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو نیک مقصد کے لئے، جلسہ پر آنے کے لئے یہ قرض لے کر آئے ہیں تو یہ بالکل غلط بات ہے۔ یہ تو اپنے آپ کو دھوکہ دینے والی بات ہے۔ اگر حج کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر وسائل نہ ہوں تو نہ کرو تو یہ بالکل غلط چیز ہے کہ یہ بہانے بنا کر آ جاتے ہیں، اور مقصد بھی ہوتے ہوں گے۔ تو اس لحاظ سے اپنے آپ کو دھوکے میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ ابھی بھی جلسہ ہو رہا ہے، انشاء اللہ لوگ آئیں گے تو جن کے وسائل ہیں انہی کو آنا چاہئے۔ بلاوجہ کے قرض اپنے اوپر چڑھا کر آنے کا کوئی مقصد نہیں ہے کیونکہ اس سے نہ صرف اپنے آپ کو دھوکے میں ڈال رہے ہوتے ہیں بلکہ حکم کی نافرمانی کر کے سلامتی سے بھی اپنے آپ کو محروم کر رہے ہوتے ہیں اور اگر حالات کی وجہ سے بروقت ادائیگی نہ ہو سکے تو خود بھی مشکل میں گرفتار ہو جاتے ہیں، اپنے بیوی بچوں کو بھی مشکل میں گرفتار کر رہے ہوتے ہیں۔ گھروں کا سکون برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ یا جو صاحب حیثیت ہیں وہ یہ کر سکتے ہیں کہ پھر اس طریقہ پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہے کہ سارا سال رقم جوڑتے رہیں تاکہ بوجھ محسوس نہ ہو۔

اور پھر بعض اور موقعوں پر بھی لوگ جو غیر ضروری اخراجات کے لئے قرض لے لیتے ہیں، یعنی شادی، بیاہ وغیرہ پر رسوم ورواج کے لئے۔ پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں تو قرض کی لعنت بہت زیادہ ہے اور غریب ملکوں میں بھی ہے۔

گزشتہ دنوں پاکستان کے حوالے سے ایک خبر تھی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے، پتہ نہیں پاس ہو گیا ہے یا نہیں کہ سودی کاروبار کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہے لیکن مسلمان ملک ہونے کی حیثیت سے پاکستان کے اپنے مالی نظام کو بھی سود کی لعنت سے

پاک ہونا چاہئے۔ اس کے لئے بھی ان کو کوشش کرنی چاہئے۔

بہر حال سودی قرض کی یہ لعنت گھروں کو برباد کرنے کا باعث بنتی ہے۔ احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں تو اس سے بہت زیادہ بچنا چاہئے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ بعض مجبوریاں ایسی ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے سودی قرضے لینے پڑ جاتے ہیں۔ تو ہم اس پر کیا کریں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ:

'' جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے، خدا اس کا کوئی سبب پردہ غریب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقع نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری ایسے ہی یہ سود دینا اور لینا ہے۔ کس قدر نقصان دہ یہ بات ہے کہ مال بھی گیا، حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً نکاح ہے۔ اس میں کوئی خرچ نہیں۔ طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعت بھی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا موجب ہے۔ دیکھو سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں؟ سؤر کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (البقرۃ: 174) یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (البقرۃ: 279-280) اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے۔ .... مسلمان اگر اس ابتلا میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ ...... انسان کو چاہئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے تا کہ سودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔ ...... پھر مصیبت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دے دیتی ہیں۔ مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ۔ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ سود دینے پر راضی ہے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 434-435 جدید ایڈیشن)

ہمارے ہاں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ ایک بڑے طبقے میں غیر ضروری اخراجات کے لئے قرض لیا جاتا ہے، اس بات کی نشاندہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ مثلاً نکاح پر غیر ضروری خرچ ہے، شادی ولیمہ پر غیر ضروری خرچ ہے، جماعت کے ایک طبقے میں بھی دنیا دکھاوے کی وجہ سے غیر ضروری اخراجات ہوتے ہیں۔ جماعت میں جو شادی کے لئے امداد دی جاتی ہے اور ایک Reasonable قسم کی رقم دی جاتی ہے کہ سادگی سے شادی ہو سکے۔ مگر بعض لوگ اس طرح پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ ہمیں نکاح اور ولیمے کے لئے بھی اتنی اتنی رقم چاہئے۔ اگر امداد نہیں مل سکتی تو قرض دے دیا جائے جبکہ جانتے ہیں کہ ان میں قرض واپس کرنے کی طاقت نہیں ہوتی، وقت مقررہ پر ادا نہیں کر سکتے۔ پھر درخواستیں شروع ہو جاتی ہیں کہ اگر جماعت نہ دے تو ہم اِدھر اُدھر کہیں سے لیں گے اور جب لیتے ہیں تو پھر قرض کو اتارنے کے لئے مدد کی درخواستیں شروع ہو جاتی ہیں۔ تو یہ ایک سلسلہ ہے جب قرض بلا ضرورت لیا جاتا ہے تو اس کو یہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک شیطانی چکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر گھروں کا سکون برباد ہوتا ہے۔ قرضوں کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس سے طبیعتوں میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی بچوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ گھروں میں ظلم ہو رہے ہوتے ہیں تو ایک عارضی خوشی کی خاطر وہ اپنے آپ کو مشکلات میں گرفتار کر لیتے ہیں چاہے بغیر سود کے ہی قرض لے کر کر رہے ہوں لیکن سود کا قرض لینا تو بالکل ہی لعنت ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سؤر کھانے کی تو بھوک کی حالت میں، اضطرار کی حالت میں جب انسان بھوک سے مر رہا ہو، اجازت ہے لیکن سود کی تو بالکل اجازت نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو سود پر قرض لینے والوں کو بھی اس زمرہ میں رکھا ہے جو خدا سے جنگ کرتے ہیں اور سود پر قرض دینے والا تو کھڑا ہی خدا کے حکم کے خلاف ہے۔

بعض لوگ اپنا پیسہ، اپنی رقم معین منافع کی شرط کے ساتھ کسی کو دیتے ہیں کہ ہر ماہ یا چھ ماہ بعد یا سال بعد اتنا منافع مجھے ادا ہو گا۔ تو یہ بھی سود کی ایک قسم ہے۔ یہ تجارت نہیں ہے بلکہ تجارت کے نام پر دھوکہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سود کی جو تعریف فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ '' ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے''۔ ایک اور جگہ فرمایا یا کسی کو رقم دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے، تو فائدہ مقرر کرنا یا منافع مقرر کرنا سود کی شکل ہے۔ آپ نے فرمایا "یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا"۔ پس اس تعریف کے لحاظ سے منافع رکھ کر کسی بینک سے منافع معین کر کے کسی کو قرض دینا یا رقم دینا یا تجارت میں لگانا، یہ سب چیزیں سود ہیں۔ نفع نقصان پہ جو آپ لگاتے ہیں جو اسلام کا حکم ہے وہ ٹھیک ہے، وہ جائز ہے، وہ تجارت ہے۔ تو ایسے لوگ جو تجارت اور سود کو ایک ہی طرح سمجھتے ہیں، قرآن نے ان کو سخت غلطی خوردہ بتایا ہے اور ایسے لوگوں کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرۃ: 276) کہ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہو جسے شیطان نے اپنے مس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح ہے جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

پس یہ نقشہ ہے سود لینے والوں کا کہ مفت کی کمائی سے ان کے دل اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رہتا۔ اگر ایک غریب کسان یا مزدور اپنی فصل خراب ہونے کی وجہ سے یا گھر کے بعض غیر معمولی اخراجات ہونے کی وجہ سے قرض واپس نہیں کر سکا تو ایسے شخص کو اس غریب کا کوئی خیال نہیں ہوتا جس کا سود لینے پر دل سخت ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کو صرف اپنے پیسے سے غرض ہوتی ہے اور اگر نہیں ادا کر سکتے تو پھر اس رقم پر سود در سود چلتا چلا جاتا ہے اور غریب پستا چلا جاتا ہے۔

پس قرآن کریم میں مسلمانوں کے لئے یہ حکم ہے کہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ اسلام مواخات کے ذریعے سے، بھائی چارے کے ذریعہ سے امن اور سلامتی پھیلانا چاہتا ہے اور مواخات کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب غریب کا خیال رکھا جائے، اس پر بلاوجہ کا بوجھ نہ ڈالا جائے۔ بلکہ آسان شرائط پر اس کی ضرورت پوری کی جائے۔ بلکہ زیادہ مستحسن یہ ہے کہ ایسے لوگ جن کا پیسہ پڑا رہتا ہے وہ اپنے پیسے کو رکھنے کی بجائے لوگوں کے ساتھ جن میں کاروباری صلاحیت ہو، کاروبار میں لگائیں۔

بعض مسلمان ملکوں میں اب غیر سودی قرض کی سہولتیں دی جا رہی ہیں بلکہ یہاں بھی اسلامک بینکنگ (Islamic Banking) کے نام سے غیر سودی قرضے متعارف ہو رہے ہیں (گو ابھی اس کی ابتدا ہی ہے) اور ہمارے احمدی، احمد سلام صاحب، جو ڈاکٹر سلام صاحب کے بیٹے ہیں، انہوں نے بلا سودی بینکاری پر کافی کام کیا ہے۔ تو ان مغربی ممالک میں بھی ایسے احمدی جن میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ بنک کی شرائط پوری کرتے ہیں اور کاروبار بھی کرنا جانتے ہوں یا ان کے کچھ کاروبار ہوں تو انہیں اپنے کاروبار اس طرح کے قرض لے کر بنانے اور بڑھانے چاہئیں۔ اس طرح جہاں وہ سود سے پاک کاروبار کریں گے وہاں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کو سمیٹنے والے بھی ہوں گے اور اپنے معیار زندگی کو بہتر بنانے والے بھی ہوں گے۔ ان میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت بھی بڑھے گی۔ اگر ایسا کاروبار ہو گا جس میں ملازمین رکھنے کی گنجائش ہے تو ملازمین رکھ کر چند بے روزگاروں کو روزگار بھی مہیا کر رہے ہوں گے۔ یہاں اب اس طرف کافی توجہ پیدا ہو رہی ہے، شاید یورپ اور جگہوں میں بھی ہو، اس لئے احمدیوں کو بھی اس طرف کوشش کرنی چاہئے۔

بہر حال متعلقہ جماعتوں کو اپنے اپنے ملکوں میں معلومات اکٹھی کر کے جماعت کے افراد کو بھی معلومات دینی چاہئیں تا کہ اپنے بھائیوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے والے بن سکیں اور بعض گھروں میں معاشی بدحالی کی وجہ سے جو بے چینی ہے اس کو دور کرنے والے بن سکیں۔

میرے گزشتہ خطبے کے بعد بھی کئی لوگوں نے سود سے ڈر کر مجھے خط لکھے کہ ہم نے سود پر گھر لیا ہوا ہے یا فلاں چیز سود پر ہے، جائز ہے یا نہیں؟ تو خدا تعالیٰ نے سود کو ناجائز قرار دیا ہے اور یہی فرمایا ہے کہ جب تمہیں نصیحت آ جائے تو اس پر عمل کرو اور ایک احمدی جو ہر وقت قرآن کریم پڑھتا ہے اس کو تو پتہ ہی ہے۔ بہر حال لوگوں نے اب بعض سوال اٹھائے ہیں۔ یہاں مکانوں کی مورگیج (Mortgage) ہے تو اس میں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کچھ مالی نظام ایسا ہے جس میں ایسا نیا روز بروز ہوا ہے کہ نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے عموماً جماعت اس بات کی اجازت دیتی ہے، پہلے خلفاء بھی دیتے رہے کہ مورگیج پر مکان لے لیا جائے۔ تو اس بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ اگر تو کم و بیش کرائے کی رقم کے برابر مکان کا مورگیج ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کچھ عرصہ بعد پھر قیمت بڑھتی ہے اور جو عقل رکھتے

ہیں، جن کو فکر ہوتی ہے وہ اپنے مکان بیچ کر دوسرے علاقے میں لے لیتے ہیں اور بنک کی رقم سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ یہاں اس شرط کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رہائش کا مکان ہو تو اس کے لئے اجازت ہے۔ کاروبار کے لئے یہ اجازت نہیں ہے۔ اس لئے جو وصیت کرنے والے ہیں ان کی وصیتوں پر بھی اسی نظریہ سے مورگیج کے مکان شامل کر لئے جاتے ہیں۔ بہر حال اگر بعض علمی لوگ تحقیق کرنے کا شوق رکھتے ہیں تو اس بارے میں اگر ان کے سامنے کوئی اَور پہلو آئے تو مجھے بتائیں اور تحقیق کریں تا کہ اس بارے میں مزید پتہ لگ سکے۔

اسلام جیسا کہ مَیں نے کہا مؤاخات سے پُر معاشرے کے قیام اور ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک معاشرے کے قیام اور صلح وصفائی اور سلامتی پھیلانے والے معاشرے کے قیام کے بارے میں توجہ دلاتا ہے۔ ایک تو ہم دیکھ آئے ہیں کہ سود کی بڑی سختی سے مناہی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ سود کی وجہ سے بعض جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جب تم کسی کو قرض دیتے ہو تو اگر اس کے حالات بہتر نہیں ہیں تو اس کے حالات بہتر ہونے تک اسے مہلت دو۔ فرماتا ہے وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ۔ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:281) اور کوئی تنگ دست ہو تو اسے آسائش تک مہلت دینی چاہئے اور اگر تم خیرات کر دو تو یہ تمہارے بہت اچھا ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس سود کا تو سوال ہی نہیں ہے جو کسی قسم کے زائد مطالبات تم کر سکو۔ جو تم قرض دیتے ہو اس میں بھی قرض لینے والے کے معاشی حالات کا خیال رکھا کرو کیونکہ ایک دوسرے کا اس طرح خیال رکھنا آپس کی محبت اور پیار کو بڑھانے والا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ مقروض کی تنگدستی کا ہمیشہ خیال رکھو اور اگر دینے والے کی اتنی کشائش ہے کہ مجبور شخص کا قرض معاف کیا جا سکے (اگر اس کی حقیقی مجبوری ہے) تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ بھی کرو۔ تمہارا یہ فعل تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہوگا۔

یہاں مَیں ضمناً یہ بھی کہہ دوں کہ پہلے مَیں نے احمدی وکلاء کو بھی کہا تھا، بعض اسائلم (Asylum) کے کیس آتے ہیں تو احمدی وکلاء جو فیس چارج کرتے ہیں اس کو ذرا اتنی رکھا کریں کہ اس بیچارے شخص کو بالکل ہی مقروض نہ کر دیا کریں یا کم از کم یہ شرط ہو کہ اگر تمہارا کیس پاس ہو جاتا ہے تو اس کے بعد جب تمہیں کام مل جائے گا تو اس وقت معاہدے کے مطابق اتنی فیس دے دینا۔ لیکن بہر حال کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانا، کسی جگہ بھی ہو، اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے حصہ لینا ہے تو اپنے مقروض بھائیوں سے شفقت سے پیش آؤ اور انہیں فائدہ پہنچاؤ اور یہ فائدہ ہی تمہیں پھر اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے والا بنائے گا۔ ایک مسلمان کو اور خاص طور پر ایک احمدی کو اس طرف نظر رکھنی چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالی لحاظ سے کسی پر فضیلت بخشی ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی شکر گزاری کا حقیقی طریق یہ ہے کہ مالی لحاظ سے کمزور بھائیوں کی مدد کی جائے۔ اگر سخت رویہ رکھو گے تو پھر یاد رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ طاقتور ہے اور تمہارے سے بھی سختی کر سکتا ہے۔ پس اللہ کا خوف اور اس کا تقویٰ انتہائی اہم چیز ہے۔

ایک مسلمان جو کسی حکم پر عمل نہیں کرتا اور ایک غیر مسلم جو کسی نیکی پر عمل نہیں کر رہا ہوتا دونوں برابر ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا موازنہ کرتے ہوئے اس طرح مثال دیتے ہیں کہ ایک غیر مسلم جو ہے وہ تو عاق شدہ بچے کی طرح ہے جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو۔ اگر وہ نافرمان ہو چکا ہے اور باپ کی بات نہیں مانتا تو باپ نے اس سے تعلق توڑ لیا ہے۔ وہ جو بھی کرتا رہے اس کے باپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی مثال ایک ایسے بچے کی طرح ہے جو فیملی ممبر ہے۔ اگر وہ کوئی حرکت کرتا ہے تو پھر اسے سزا بھی ملتی ہے۔ اگر غلط کام کرے گا تو اس مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جہان میں بھی سزا مل سکتی ہے اور اگلے جہان میں بھی سزا مل سکتی ہے یا دونوں جگہ جس طرح اللہ چاہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ چھوٹ دی ہے کہ نافرمانیوں کے باوجود نہیں پکڑا تو یہ اس لئے ہے کہ اصلاح کر لو تا کہ سزا سے بچ سکو۔ اس بارہ میں جو حکم ہے کہ اپنے بھائیوں کا خیال رکھو تو چاہئے کہ اپنے بھائیوں کو تنگی میں مبتلا کرنے کی بجائے ان کے لئے آسانیاں پیدا کرو، ان کے لئے سہولت پیدا کرو تا کہ سلامتی پھیلانے کی وجہ سے غریب کی دعائیں لینے والے بنو، اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بنو۔ اور مقروض کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مطلب نہیں کہ کسی نے قرض دے دیا تو پھر کہہ دیا کہ میرے پاس کشائش نہیں۔ اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب کسی معاہدے کا وقت مقرر کیا ہے تو اس معاہدے کو نبھانا ضروری ہے۔ پھر بہانے بنانے کی بجائے جس طرح بھی ہو قرض اتارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر توفیق نہیں تو پھر سچائی پر قائم رہتے ہوئے ساری صورت حال سے اپنے قرض دینے والے کو آگاہ کرنا چاہئے، اس سے مہلت لینی چاہئے اور یہی چیزیں ہیں جو دونوں کو، قرض لینے والے کو بھی اور قرض دینے والے کو بھی آپس میں صلح وصفائی سے رہنے اور پیار میں بڑھانے والی ہوں گی۔ اگر ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے تو خاص طور پر جو مقروض ہے اُسے یہ خیال نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس لئے بخش دے گا کہ مَیں غریب ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ سچائی کو چھپانے والا جھوٹا ہے اور جھوٹا ہمیشہ خدا کے مقابلے پر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے۔

اگر قرض دینے والا یہ سوچ کر کہ اگر مَیں مقروض کی جگہ ہوتا اور حالات خراب ہوتے تو کیا مَیں نرمی کی توقع نہ رکھتا؟ مہلت کی توقع نہ رکھتا؟ اس طرح اپنے مقروض سے معاملہ کرے اور اسی طرح جو قرض لینے والا ہے اگر یہ سوچ کر کہ اگر مَیں قرض دینے والا ہوتا تو کیا مَیں دھوکہ دینے والے مقروض کو برداشت کر سکتا؟ اپنے قرض لینے والے سے اس طرح معاملہ کرے تو دونوں طرف کی یہ سوچیں پھر مثبت نتیجہ نکالنے والی ہوں گی اور اس طرف لے جائیں گی جہاں آپس میں تعلقات میں مزید بہتری پیدا ہوتی ہے اور اس طرح اس حدیث پر عمل کر رہے ہوں گے کہ حقیقی مسلمان کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔ پس یہ ایک ایسا حکم ہے کہ اس پر عمل کرنے والا صلح پیار اور سلامتی کے علاوہ اور کچھ نہیں پھیلاتا۔

سود کے ضمن میں ہی ایک بات جو شاید مجھے بیان کر دینی چاہئے تھی لیکن بہر حال اب بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (آل عمران: 131) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو سُود دَر سُود نہ کھایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ سُود کی مناہی تو نہیں لیکن سُود دَر سُود کی مناہی ہے۔ اب جیسا کہ ہم دیکھ آئے ہیں کہ اتنے واضح احکامات کے بعد یہ تفسیر، یہ تشریح تو ویسے ہی غلط ہے۔ اور یہ آیت پہلی آیات سے ٹکراتی نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد بیان کرتا ہوں جس سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کسی نے سر سید احمد خان کے حوالے سے اس بارہ میں بات کی تو آپؑ نے فرمایا: ’’یہ بات غلط ہے کہ سُود دَر سُود کی ممانعت کی گئی ہے اور سُود جائز رکھا ہے‘‘۔ یعنی سُود دَر سُود تو حرام ہے لیکن سُود جائز ہے۔ فرمایا کہ ’’شریعت کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے۔ یہ فقرے اسی قسم کے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو‘‘ یا گناہ کرنے کی اجازت ہے۔

(البدر جلد 2 نمبر 10 مورخہ 27/ مارچ 1903، صفحہ 75)

پھر تجارت میں جن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو، فساد نہ ہو، رنجشیں نہ ہوں۔ ان سب چیزوں سے محفوظ رہنے کے لئے یا لین دین اور قرض کی شرائط کس طرح ہونی چاہئیں، اس بارہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کیا تعلیم دیتا ہے۔ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ۔ وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلْیَکْتُبْ۔ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْہُ شَیْئًا۔ فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ سَفِیْھًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّہٗ بِالْعَدْلِ۔ وَاسْتَشْھِدُوْا شَھِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰھُمَا فَتُذَکِّرَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی۔ وَلَا یَاْبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا۔ وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَکْتُبُوْہُ صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرًا اِلٰٓی اَجَلِہٖ۔ ذٰلِکُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاَقْوَمُ لِلشَّھَادَۃِ وَاَدْنٰٓی اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً تُدِیْرُوْنَھَا بَیْنَکُمْ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَکْتُبُوْھَا۔ وَاَشْھِدُوْٓا اِذَا تَبَایَعْتُمْ وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَھِیْدٌ۔ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّہٗ فُسُوْقٌ بِکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ۔ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (البقرۃ:283) یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم ایک معین مدت تک کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اسے سکھایا ہے اور وہ لکھوائے جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے اور اللہ اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے، بیوقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ اگر ان دو عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کرا دے۔ اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں، تمہارا یہ طرز عمل خدا کے نزدیک بہت

منصفانہ ٹھہرے گا اور شہادت کو قائم کرنے کے لئے بہت مضبوط اقدام ہوگا اور اس بات کے زیادہ قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو۔ (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لیتے دیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اسے نہ لکھو اور جب تم کوئی (لمبی) خرید وفروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

یہ ایک انتہائی اہم حکم ہے۔ لین دین کی وجہ سے معاشرے میں جھگڑوں اور فسادوں کو دُور کرنے کا اسلام کا ہر حکم اس کے خدا کی طرف سے ہونے اور کامل اور مکمل دین ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح اب یہ حکم بھی ہے کہ آپس کے لین دین کے معاملات کو لکھ لیا کرو۔ یہ حکم اس زمانے میں نازل ہوتا ہے جبکہ تحریر کا رواج ابھی اپنی ابتدائی حالت میں تھا، بلکہ انتہائی ابتدائی حالت میں تھا۔ اور عربوں کا تو اس طرف بہت کم رجحان تھا۔ آج ترقی یافتہ ملکوں کو یہ فخر ہے کہ ہم نے معاہدات کو محفوظ کرنے کے کتنے پکے طریقے بنالئے ہیں۔ لیکن پھر بھی بڑے بڑے دھوکے ہوجاتے ہیں لیکن اس ایک آیت میں دو دفعہ یہ بیان کرکے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، ایک مومن کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارے یہ سارے دنیاوی معاملات بھی اُس وقت صحیح انجام کو پہنچ سکتے ہیں جب اللہ کا تقویٰ ہو۔ پھر اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو اس لئے کہ ایک مسلمان مومن کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور جو کام اس سوچ کے ساتھ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے، اس میں دھوکہ دہی کا پہلو نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اس لئے دیا کہ لین دین کرتے وقت تو احساس نہیں ہوتا اور ایک دوسرے کے بعض اوقات بڑے قریبی تعلقات ہوتے ہیں اس لئے لین دین کر لیتے ہیں۔ بڑے اعتماد کی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد یہی اعتماد، بے اعتمادی میں بدل جاتا ہے۔ یہی محبت، نفرتوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور پھر بعض دفعہ مقدموں تک نوبت آجاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان تعلقات کو ہمیشہ محبت اور پیار کے دائرے میں رکھنے کے لئے فرمایا کہ قرض کی شرطیں، کاروباری معاہدوں کی شرطیں، لین دین کی شرطیں ہمیشہ تحریر میں لایا کرو۔ پہلی بات تو یہ کہ قرض کی مدت ہمیشہ مقرر کرو تاکہ لینے والے کو بھی یہ احساس رہے کہ مَیں نے فلاں عرصے کے اندر واپس کرنا ہے اور دینے والا بھی جس کو قرض دیا گیا ہے اس کو بار بار تنگ نہ کرے۔ بعض دفعہ اتنا تنگ کرتے ہیں کہ قرض لینے والا سمجھتا ہے کہ مَیں ایک تو قرض لے کر زیر بار ہوں اور مزید اس پہ پھر احسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو فرمایا کہ اس کی تحریر لے لیا کرو اور تحریر میں مدت مقرر کرنی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ لیتے وقت لینے والے کو یہ احساس رہے گا کہ جو مَیں لے رہا ہوں اس کو مقررہ مدت میں ادا بھی کرسکتا ہوں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار جو تقویٰ کی شرط رکھی ہے تو اس شرط پر میں پورا اتر سکتا ہوں کہ نہیں۔ اس لئے پھر قرض لینے والا اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائے گا۔ اس شرط سے ان لوگوں کی یہ دلیل بھی ردّ ہو جاتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ سُود اس لئے مقرر کیا جاتا ہے اور ایک فائدہ اس کا یہ بھی ہے کہ سُود کے خوف کی وجہ سے جلد قرض دار قرض ادا کرسکے یا اس کی کوشش کرے۔ سُود کا تو اتنا خوف نہیں ہوتا جتنا ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ بیسیوں لوگ ہیں، کئیوں کو مَیں بھی جانتا ہوں، جو سود پر قرض لیتے ہیں اور پھر تمام زندگی قرض نہیں اتارتے، پھر قرض پہ قرض چڑھتا چلا جاتا ہے یا لڑائی اور جھگڑے اور فساد ہو جاتے ہیں اور یہ قرض پھر ان کی اگلی نسلیں بھی نہیں اتار سکتیں۔ اگر حکومتی مالیاتی اداروں سے قرض لیا ہے تو اگر کسی طرح بچنے کی کوشش کی اور نہیں بچ سکے تو جیسا کہ مَیں نے پچھلے خطبے میں ذکر کیا تھا، پھر ایسے قرض لینے والے کی کوئی چھوٹی موٹی جائیداد ہو تو اس کی نیلامی ہو جاتی ہے، وہ اس سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ تو یہاں پہلے بتا دیا کہ اگر تقویٰ ہے تو پہلے سوچ لو کہ ادا بھی کرسکتے ہو کہ نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وعدوں کی پابندی کی بڑی تلقین کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے درمیان کوئی تیسرا شخص جو انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہو یہ معاہدہ لکھے تاکہ کسی فریق سے بے انصافی نہ ہو اور پھر تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے فرمایا کہ بعض دفعہ لینے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ قرض دینے والے نے پتہ نہیں کیا شرائط رکھوا دی ہیں تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حق قرض لینے والے کو دیا ہے کہ کسی بھی قسم کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے تم اس معاہدے کی تحریر لکھواؤ تاکہ واپسی کی جو مقررہ میعاد ہے اس میں کوئی جھگڑا کھڑا نہ کرسکو۔ اس حکم کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، ذہن میں رکھو کہ ایک مسلمان ہو اور مسلمان ہمیشہ معاہدوں کا پابند ہو جاتا ہے۔ یہ سوچ کر معاہدہ نہ لکھواؤ کہ ابھی تو لے لو جب موقع ملے گا تو دیکھی جائے گی کہ واپس کرنا ہے کہ نہیں۔ نہیں بلکہ ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ کو جان دینی ہے اس لئے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جس سے معاشرے کا امن اور سکون برباد ہوتا ہو۔ اگر سمجھتے ہو کہ واپسی کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ متوقع آمد اس کی متحمل ہوسکتی ہے اور نہ جائیداد اس قرض کی متحمل ہوسکتی ہے تو پھر معاہدہ نہ کرو، پھر قرض نہ لو۔ تو مقروض کو پابند کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ تمام امور پر غور کرکے پوری توجہ سے پھر تم معاہدہ لکھواؤ گے۔ اور جو شرائط ہیں، بعد میں پھر ان میں سے کم کرنے کی کوشش نہیں کرسکتے تو ہر موقع پر اللہ کا تقویٰ پیش نظر رکھو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔

پھر قرآن کریم نے معاشرے کے کسی طبقے کی ضرورت کا بھی امکان نہیں چھوڑا۔ فرمایا کہ بعض دفعہ بے وقوف یا کم علم والے اور ضرورت مند ہوسکتے ہیں۔ تو ایک پاک معاشرے کا فرض ہے کہ اگر ایسے حالات ہوں تو کوئی صاحب عقل اور علم والا آدمی ان ضرورتمندوں کی نمائندگی کرے، ان کے لئے معاہدہ لکھوائے۔ ورنہ ہوسکتا ہے کم علم والا معاہدہ لکھواتے ہوئے بعض ایسی شرائط نہ لکھ سکے یا لکھوا سکے جو اس کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس لئے ولی کا فرض ہے کہ ملکی قانون کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی نمائندگی کرے۔ پھر فرمایا جب معاہدہ ہوجائے تو اس پر گواہ بنائے جائیں۔ پہلے دو مردوں کا ذکر ہے کہ ان کو گواہ بناؤ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن پر تم دونوں فریق راضی ہو۔ دو عورتیں گواہ رکھنے میں یہ حکمت ہوسکتی ہے کہ عموماً اس قسم کے کاروباری اور حسابی معاملات میں عورتیں کم دلچسپی رکھتی ہیں بلکہ یہاں ایک سوال اٹھا تو اسی بنا پر میں نے جائزہ لیا تو جو انفارمیشن (Information) مجھے ملی اس کے مطابق یہاں بھی براہ راست کاروبار میں یا فنانسز میں یا اکاؤنٹس میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت کم ہے اور دلچسپی کم ہے۔ پھر اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ بعض ممالک میں تو یہ دلچسپی بہت ہی کم ہے مثلاً پاکستان میں لے لیں، اس قسم کے تجارتی بکھیڑوں میں نہ عورتوں کی اکثریت کو دلچسپی ہے اور نہ اس میں پڑتی ہیں۔ تو دو کی تصدیق اگر ضرورت پڑے تو گواہی کو مضبوط کردیتی ہے اور دو مرد بھی اس لئے ہیں کہ دونوں کی گواہی ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے۔

پھر اگر معاہدے میں کوئی بدمزگی ہوجائے تو حکم یہ ہے کہ ان گواہان کو اگر کسی عدالت میں یا کہیں بھی گواہی کے لئے بلایا جائے تو پھر انکار نہیں کرنا۔ خوشی سے وہاں پیش ہوں اور حقیقت حال کے مطابق اپنا بیان دیں تاکہ فیصلہ کرکے معاشرے کا سکون قائم رکھا جاسکے۔

پھر فرمایا اگر دست بدست تجارت ہے، اگر خرید وفروخت براہ راست ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے اس میں تحریر نہ لو۔ لیکن اس میں بھی بعض جھگڑا کرنے والے جھگڑوں کے بہانے تلاش کرہی لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ لینے والے کو اچھی طرح چھان پھٹک کرکے چیز لینی چاہئے تاکہ بعد میں کسی قسم کے جھگڑے نہ ہوں۔

لیکن اگر کاروبار کی صورت میں لمبے معاہدے ہو رہے ہیں تو پھر اسی طرح لکھنا ہے اور گواہ مقرر کرنا ہے جس طرح پہلے قرض کے معاملے میں ذکر ہوچکا ہے۔ لیکن یہاں بھی فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور دینے والا اور لینے والا دونوں ہمیشہ یہ مدنظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات انہیں ہمیشہ دیکھ رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر قرض اور لین دین کے معاملات کا ذکر ہے جس پر عمل کرکے محبت اور سلامتی کو پھیلایا بھی جاسکتا ہے اور اس کا قیام بھی کیا جاسکتا ہے۔

ایک اور حکم مَیں یہاں بیان کردیتا ہوں جس نے آج کل بھائی کو بھائی سے دور کردیا ہے۔ چند سال پہلے جن میں مثالی محبت نظر آتی تھی اب بغض، کینے اور حسد نے ان کو ایک دوسرے کے لئے اندھا کردیا ہے اور وہ حکم جس پر عمل نہ کرنے سے یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یوں مناہی فرمائی ہے۔ فرمایا کہ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرة:189) اور اپنے ہی اموال آپس میں جھوٹ فریب کے ذریعہ نہ کھایا کرو اور نہ تم انہیں حُکّام کے سامنے اس غرض سے پیش کرو کہ تم گناہ کے ذریعہ لوگوں کے (یعنی قومی) اموال میں سے کچھ کھا سکو۔ تو یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔ دوسرے کے مال کھانے کے لئے قومی مال نہ کھاؤ۔ وہ بھی ایک وجہ ہے۔ پھر رشوت دے کر غلط فیصلے اپنے حق میں نہ کراؤ۔ ایک دوسرے کے مال پر نظر رکھنے سے، ایک دوسرے کی جائیداد پر نظر رکھنے سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ کسی کی جائیداد کے بارے میں عدالت بے شک دوسرے کو حق بھی دلا دے لیکن اپنے اندر ہمیشہ ٹٹول کر دیکھنا چاہئے کہ کیا واقعی یہ میرا حق ہے؟ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اس طرح تم آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈالتے ہو۔ اس وجہ سے جہاں دو گھروں میں نفرتیں پلتی ہیں، معاشرے میں فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے۔ ناجائز مال کھانے کی وجہ سے ایسے لوگ پھر اپنے گھر کی سلامتی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پس اس بات کی بڑی سختی سے پابندی کرنی چاہئے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو سلامتی سے محروم کرنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان چیزوں سے بچائے رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

جہاد اور مودودی نظریات

پروفیسر مرزا لطیف احمد ربوہ

اس وقت دنیا میں یہ بحث زور وشور سے جاری ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلانے والا دین ہے۔ جبکہ چودہ سو سال سے اسلام میں اولیاء اور مبلغین کا وجود یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام اولیاء نے پھیلایا۔ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، نظام الدین اولیاءؒ، خواجہ بختیار کاکیؒ، مجدد الف ثانیؒ، امام غزالیؒ۔ یہ سب ایسے مبلغین تھے۔ جن سے خدا کلام کرتا تھا۔ یہ اپنے زمانہ کے مجدد دین بھی تھے۔ انہوں نے پیغمبروں کی سنت کو تازہ کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خدا نے یہی کہا کہ ''تو ان پر داروغہ نہیں تیرا کام پیغام پہنچا دینا ہے''۔ تیرہ سال تک تلوار اٹھانے کی اجازت نہ دی گئی۔ ہر قسم کے ظلم وستم کو مسلمانوں نے برداشت کیا۔ پھر مدینہ پر جب مخالفین حملہ آور ہوئے تو اپنے دفاع تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔ انسانی ضمیر بھی اسے زیادتی قرار نہیں دیتا۔ اور تمام بنی نوع انسان اس بات پر متفق ہیں کہ اپنی حفاظت کا حق ہر انسان کو ہے۔

مارکس اور لینن نے جب روس میں کمیونزم کا نظام قائم کیا تو یہ دعویٰ ان کا تھا کہ یہ نظام چونکہ معیشت پر کنٹرول کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے حکومت پر قبضہ اس کے لئے ناگزیر ہے۔

چونکہ سوشلزم کی تحریک کا نعرہ تھا کہ وہ دنیا کے غریبوں کی مدد کے لئے آئے ہیں اس لئے حکومت پر قبضہ کا یہ نعرہ مقبول ہوا۔ اس سے مسلمان علماء بہت متاثر ہوئے چنانچہ انہوں نے بھی یہی نعرہ لگایا کہ کمیونزم کی طرح حکومت پر قبضہ کا دعویدار اسلام بھی ہے۔ اس کے لئے یہ فلسفہ ایجاد کیا گیا کہ حکومت چونکہ اللہ کا حق ہے۔ اس کے صالح بندوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ حکومت پر قبضہ کرلیں۔ اور جہاد جو محض اسلام پھیلانے کا نام ہے جس میں مبلغین کی مشنری کوششوں اور روپے سے امداد کرنا بھی شامل ہے۔ نیز تزکیہ نفس بھی دراصل جہاد (بمعنی کوشش) ہے اور وہ جہاد افضل ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار سے اپنے ڈیفنس کو جہاد صغیر قرار دیا ہے۔ اور یہ حکم بھی دیا کہ یہ صرف حکومت کے لئے ہے وہ بھی محدود شرائط کے ساتھ ہے۔

لیکن ''صالحین'' نے اس کے غلط مطالب رائج کر دیئے کہ اصل جہاد قتال کا نام ہے اور کفار کی حکومت کا تختہ الٹنا ثواب کا کام ہے۔ یہ دراصل کمیونزم کے تتبع کا نتیجہ تھا۔ ایک طرف روس میں ۷۲ سال تک کمیونزم کی حکومت جاری رہی دوسری طرف علماء ۷۲ سال تک کمیونزم کو حکومت الٰہیہ میں ڈھالنے کا کام کرتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چودہ سو سال کی اولیاء کی روایات کے برعکس تشدد اور بغاوت کو اسلامی جہاد کا حصہ قرار دینے والا لٹریچر وجود میں آگیا۔

اخوان المسلمون کے رہنما الاستاد شیخ مصطفیٰ سباعی مرحوم نے کمیونزم کا اسلام سے پیوند کرنے کے لئے پہلی کتاب الاشتراکیہ فی الاسلام لکھی۔ سید قطب اور حسن البنا اس کے شاگرد تھے۔ ان الحکم الا للّٰہ ان کا ماٹو تھا۔ کہ یہ نعرہ دراصل خوارج کا تھا۔ اور حضرت علی پر خوارج یہ کہہ کر حملہ آور ہوئے تھے کہ جب حکم اللہ کے لئے ہے تو حضرت علی کا حق کیا ہے کہ وہ خلیفہ بن کر امت پر حکومت کریں۔ یہ لوگ حکومت الٰہیہ کے تصور کے بانی تھے۔

ہندوستان میں ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۴ء تک اپنے اخبار الہلال میں ابوالکلام آزاد نے اسلامی تعلیمات کو سیاسی رنگ دیا۔ اور حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے کمیونسٹ پارٹی کا متبادل حزب اللہ کا لفظ تجویز کیا۔

ابوالکلام آزاد ایک ذہین عالم تھے۔ بہت جلد انہیں سمجھ آگئی کہ یہ زمانہ ڈیموکریسی کا ہے ہندوستان میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں اس لئے یہ حکومت الٰہیہ کا آئیڈیل ناقابل عمل مہم ہے اس نے اس بھاری پتھر کو چوم کر چھوڑ دیا جب کہ اسی نظریہ کو ابوالاعلیٰ مودودی نے اخذ کرلیا۔

اس دوران عنایت اللہ خان المشرقی اٹھے انہوں نے ہٹلر کی کتاب ''مین کیمف'' پڑھی اور اس سے اطاعت امیر کا فلسفہ اخذ کر کے تذکرہ کی کتاب لکھی جس میں یہ بتایا کہ عسکری تحریک قائم کر کے مخالفین کا صفایا کردیا جائے یہ تحریک زیادہ عرصہ زندہ نہ رہی بہت جلد تباہ ہوگئی۔

اس کے بعد طلوع اسلام کے غلام احمد پرویز اٹھے۔ یہ بھی کمیونزم کے دلدادہ تھے۔ انہوں نے محسوس کیا اگر کسی طرح روایات، احادیث اور اسلامی اصطلاحات کے ذخیرے کو دریا برد کردیا جائے تو وہ کمیونزم کو عین اسلام ثابت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مولانا مودودی کی پیروی میں انہوں نے بھی چودہ سو سال کی روایات کو نظر انداز کر دیا۔ عبادات، صلوٰۃ، شجر طیبہ کے نئے مفہوم ایجاد کئے۔ انفرادی ملکیت کو حرام قرار دیا۔ اور حکومت پر قبضہ معاشی اصلاحات کے لئے لازم قرار دیا۔ عبادت کو حقارت سے پوجا پاٹ کہا۔ تعلق باللہ اور رویاء وکشوف جو اولیائے کرام کی صفت تھی اسے یکسر نظر انداز کر کے بتایا کہ سیاست اور سیاسی نظام کل ہے اور صلوٰۃ اس کا ایک جزو ہے دین سے مراد حکومت ہے اپنی کتاب ابلیس وآدم کے صفحہ ۱۲۸ پر لکھا:

''پیغامبر دعوت انقلاب لے کر آتا ہے کہ ہر غیر خدائی نظام سے انکار کیا جائے۔'' اپنی کتاب تصوف میں لکھا ہے:

''نبی واعظ ومبلغ نہیں ہوتا وہ انقلابی شخص ہوتا ہے۔ جو انسانوں کے نظام مٹا کر اپنا نظام قائم کرتا ہے۔ نبی پہلے جماعت (پارٹی) اور بعد میں مملکت قائم کرتا ہے'' ''انسان نے کیا سوچا؟'' کی کتاب میں مارکس اینجلز پر بحث کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ دنیا میں اسلام کا نظام معیشت آنے والا ہے''

انہیں مسولینی کا ماٹو پسند آیا جو یہ تھا

''میرے نزدیک ایک جنگ بالکل اخلاقی چیز ہے مفاہمت سے بھی زیادہ اخلاقی، ہٹلر کا عقیدہ غلام احمد پرویز کو بہت پسند تھا۔

''جنگ ہی ہر شے کو ناپنے کا پیمانہ ہے قانون وہی ہے جس کو ایک سپاہی وضع کرے فرد اور معاشرے کے صرف وہی کام قابل ستائش ہو سکتے ہیں جو جنگ کی تیاری میں مدد دیں۔''

طلوع اسلام کی تحریک نے جہاد کی اصطلاح کی بجائے جنگ کی اصطلاح پر زور دیا۔ جبکہ مودودی حکومت الٰہیہ کے لئے جنگ کو جہاد قرار دیتے ہیں۔

مودودی صاحب کے نظریات

۲۴ سال کی عمر میں مودودی صاحب نے کمیونزم کا مطالعہ کیا۔ انہیں لیڈر بننے کا شوق تھا۔ ان کے ہیرو دراصل گاندھی جی تھے چنانچہ سیرت گاندھی پر کتاب لکھی۔ الجمعیۃ ایک کانگریسی اخبار تھا۔ اس اخبار میں انہوں نے کمیونزم کے فلسفہ جنگ اور حکومت کو ایک ماڈل سمجھتے ہوئے حکومت الٰہیہ اور اس کے قیام کے لئے جہاد کو اپنا مقصد قرار دے دیا۔ بعد میں ساری زندگی وہ جہاد کے موضوع پر لکھتے رہے اور اسلامی دنیا کے مارکس ثابت ہوئے۔ جس طرح کمیونسٹ دنیا میں مارکس کی کتاب داس کیپیٹل اس کے فلسفہ کی عکاس ہے مودودی کے فلسفہ جبر وتشدد اور فاشزم پر مبنی دنیا کی سب سے موٹی کتاب جو جہاد پر لکھی گئی وہ الجہاد فی الاسلام ہے۔ گویا وہ اپنے مزعومہ جہاد کو اسلام کے اندر ثابت کرنا چاہتے تھے۔ دوسری طرف چونکہ وہ گاندھی کو اپنا Role Modle قرار دے چکے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نصب العین بنا لیا کہ وہ ایک طرف سیاسی آدمی ہونگے اور دوسری طرف وہ گاندھی کی طرح مذہبی لیڈر بھی بنیں گے۔ ابوالکلام کی انشاء پردازی سے سخت متاثر تھے۔ چنانچہ اپنا نام بھی انہی جیسا رکھ لیا اور مارکس کی مانند حکومت پر قبضے کا داعیہ رکھتے ہوئے خوارج کے ماٹو ''حکم صرف اللہ کے لئے ہے'' کو اپنا لیا۔

غلام احمد پرویز کی طرح انہیں بھی اس بات کا احساس تھا کہ جو نیا سکول آف تھاٹس وہ قائم کرنے چلے ہیں اس میں ۱۴۰۰ سال کے مبلغین ربانی اولیائے کرام کے کشوف ورؤیا ان کے سد راہ ہیں چنانچہ انہوں نے اس کام کے لئے کتب لکھیں۔ تجدید احیائے دین میں تمام امت کے مجددین اولیاء کا خاکہ اڑایا انہیں غلط کار ناقص اور ناقابل پیروی لوگ قرار دیا کشوف ورؤیا کو غیر ضروری ٹھہرایا۔ تعلق باللہ کے دعویدار تمام مجددین کو پست عقل اور بیوقوف قرار دیا۔

جماعت اسلامی کے قیام کے بعد اس میں داخلے کے وقت یہ عہد لیا جاتا تھا کہ ''میں امت کے کسی سابق انسان کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہونگا'' جس کا لازمی مطلب یہ تھا کہ ''صرف مودودی ازم پر ایمان لاؤنگا'' تمام اولیاء اور صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کو نظر انداز کردونگا۔ مقصد یہ تھا کہ کہیں مودودی کے پیرو اسلام کی تشریح ان مجددین کے ذخیرہ کتب سے نہ سیکھنے پائیں اور ان کو نیا سبق خوارج کا پڑھایا جاسکے۔ چنانچہ غلام احمد پرویز کی طرح ''اسلام کی چار بنیادی اصطلاحیں'' نامی کتاب لکھی۔ جس میں ۱۴۰۰ سال کی تشریحات کی بجائے اپنی نئی تشریحات جاری کیں۔

کلمہ کا نیا مفہوم

ایک شخص جب جماعت اسلامی کا ممبر بنتا ہے تو اسے کلمہ کے نئے معنی پڑھائے جاتے ہیں جو یہ ہیں۔ اس میں ''الٰہ'' کا جو لفظ آیا ہے اس کے معنی خدا کے ہیں''

(خطبات صفحہ ۴۴)

اس ایک کے سوا خدائی کسی کی نہیں''

(خطبات صفحہ ۴۹)

''پس جب تم نے ''محمد رسول اللہ'' کہا تو گویا اقرار کرلیا کہ جو قانون اور طریقہ حضور نے بتایا تم اس کی پیروی کرو گے اور جو قانون اس کے خلاف ہے اس پر لعنت بھیجو گے۔'' (خطبات صفحہ ۴۶)

چنانچہ مودودی صاحب نے جو تشریح کی چودہ سو سال کے اسلام سے الگ ہے وہ یہ ہے کہ اس کلمہ کے ذریعے مسلمان کو غیر مسلم حکومت کے خلاف بغاوت کی تعلیم دی گئی ہے اور ان کے خلاف ایسی شدید نفرت مودودی لٹریچر میں پیدا کی گئی ہے کہ ایک مودودی کا مقلد کسی غیر مسلم حکومت میں پر امن اور وفادار شہری بن کر رہ ہی نہیں سکتا۔ اس عمل کو وہ توحید کہہ کر پکارتے ہیں جو سراسر غیر قرآنی نظریہ ہے۔

اس کے بعد صلوٰۃ یعنی عبادت کا مفہوم بھی تبدیل کیا۔ غلام احمد پرویز نے صلوٰۃ سے ربوبیت کا نظام نکالا۔ مودودی نے صلوٰۃ کے لفظ سے اسلامی حکومت کے قیام اور جہاد کی تیاری کے لئے ورزش اور پریڈ کا مقصد وضع کرلیا۔ ملاحظہ ہو۔

''انسان کی نماز اور روزے اور تسبیح اور تلاوت قرآن اور حج اور زکوٰۃ کو آپ خدا کی عبادت سمجھتے ہیں یہ غلط فہمی اس وجہ سے ہے کہ آپ عبادت کے اصلی مطلب سے ناواقف ہیں۔'' (خطبات صفحہ ۱۲۱)

مودودی کے نزدیک بڑی عبادت تو تلوار سے حکومت قائم کرنا ہے اس لئے ان کے لئے نماز چھوٹی عبادت ہے یعنی کہ اصل مقصد نہیں ہے بلکہ یہ حکومت قائم کرنے کی محض تیاری ہے اس لئے ثانوی چیز ہے اور یہ کل کا جزو ہے۔ ملاحظہ ہو۔

''ان کا مقصد آپ کو اس بڑی عبادت کے لئے تیار کرنا ہے۔'' (خطبات صفحہ ۱۳۴)

"سب مسلمان مل کر ایک مضبوط جماعت (فوج) بنیں اور خدائی عبادت یعنی اس کے احکام کی پابندی کرنے اور اس کے قانون پر عمل کرنے اور اس کے قانون کو جاری کرنے کے لئے (خونی انقلاب سے حکومت کا تختہ الٹ کر صالحین کی حکومت قائم کرنے۔ ناقل) ایک دوسرے کی مدد کریں۔"

(خطبات صفحہ ۱۴۴)

غیر مسلم حکومت کو مودودی "بغاوت" کہتے ہیں اور "خدائی قانون" سے ان کی مراد صالحین کی حکومت ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

"خدا کے فرمان دار بندے مل کر اجتماعی طاقت سے "بغاوت" کا مقابلہ کریں اور "خدائی قانون" کو نافذ کریں۔ (خطبات صفحہ ۱۴۵)

"مسلمان جہاں اذان کی آواز سنے سب کام چھوڑ کر اپنے قریب کی مسجد کا رخ کرے تا کہ سب مسلمان اللہ کی فوج بن جائیں اس اجتماع کی مشق ان کو روزانہ پانچ وقت کرائی جاتی ہے اسے روزانہ پانچ مرتبہ خدائی بگل کی آواز پر دوڑنے اور خدائی چھاونی یعنی مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔"

(خطبات صفحہ ۱۶۴)

نماز جہادی مافیا کا ٹریننگ کورس

"ان کو عبادت کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس اصل عبادت (مراد انقلاب یا بغاوت، ناقل) کے لئے یہ آدمی تیار کرتی ہے۔ یہ اسکے لئے لازمی ٹریننگ کورس ہیں۔" (اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر صفحہ ۱۷-۱۸)

"یہ نماز اور روزہ اور زکوۃ حج دراصل تیاری اور تربیت کے لئے ہیں جس طرح تمام دنیا کی سلطنتیں اپنی فوج، پولیس اور سول سروس کے لئے آدمیوں کو پہلے خاص قسم کی ٹریننگ دیتی ہیں.... اسی طرح اللہ کا دین بھی... پہلے خاص طریقے سے تربیت دیتا ہے پھر ان سے جہاد اور حکومت الٰہی کی خدمت لینا چاہتا ہے"

(خطبات صفحہ ۳۳۱)

مودودی نے چودہ سو سال کے لٹریچر کے سراسر خلاف نئے معنی دین کے ایجاد کئے یعنی صرف حکومت اور حاکم اور اطاعت کا نام شریعت اور قانون رکھ دیا تا کہ خالص توحید کا قیام بغاوت اور حکومت سے جنگ کے ہم معنی قرار پائے۔ یوں حکومت جو نا مطلوب ہو اس کی مخالفت اور تشدد سے اسے تباہ کرنا نہایت احسن اور نیکی کا کام قرار پایا ارشاد ہوتا ہے۔

"جب آپ کسی کی اطاعت میں داخل ہوئے اور اس کو اپنا حاکم تسلیم کر لیا تو گویا آپ نے اس کا دین قبول کر لیا۔ پھر جب وہ آپ کا حاکم ہوا اور آپ اس کی رعایا بن گئے تو اس کے احکام اور اس کے مقرر کئے ہوئے ضابطے آپ کے لئے قانون یا شریعت ہونگے۔" (خطبات صفحہ ۳۶)

بغاوت یا جہاد

جو لوگ خدا کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیں اور اس قانون پر جو خدا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بھیجا ایمان لے آئیں ان سے اسلام یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے بادشاہ کے ملک میں اس کا قانون جاری کرنے کے لئے اٹھیں۔" (خطبات صفحہ ۳۳۶)

یہاں قانون جاری کرنے سے صریحًا مراد بغاوت ہے اگرچہ مودودی انشاء پردازی کے ذریعے الفاظ کے گورکھ دھندے میں اسے چھپانا چاہتے ہیں لیکن ان کے پیرو کھلے لفظوں میں بھی بیان کرتے ہیں کہ یہی خونی انقلاب ہے۔ جو کیونزم نظام اور مودودی نظام میں مشترک چیز ہے۔ آگے لکھتے ہیں:

"جہاں بھی تم ہو جس سرزمین میں بھی تمہاری سکونت ہو وہاں خلق خدا کی اصلاح کے لئے اٹھو۔ حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو۔ ناخدا شناس اور شتر بے مہار (مراد غیر مسلم اور مودودی کو نہ ماننے والے حکمران۔ ناقل) کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانبرداری کا اقتدار چھین لو..... اسی کوشش کا نام جہاد ہے۔"

(خطبات صفحہ ۳۳۰)

"سوائے خدا اور اس کے رسول کے کسی کے حکم کی اطاعت جائز نہیں" (خطبات صفحہ ۱۱۱)

"اگر اس کے خلاف جائیں تو ان کی اطاعت حرام ہے۔" (خطبات صفحہ ۱۱۱)

"دین کے کئی معنی ہیں ایک معنی عزت، حکومت، سلطنت، بادشاہی اور فرمانروائی کے ہیں۔ (خطبات صفحہ ۱۱۳)

"تم جنگ کرو تا کہ دین سے غیر اللہ کی فرمانروائی کا فتنہ مٹ جائے اور دنیا میں بس خدا ہی کا قانون چلے خدا کی ہی بادشاہی تسلیم کی جائے۔" (صفحہ ۱۱۵)

اسلام تلوار سے پھیلا

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس اسلام کی دعوت دیتے رہے..... لیکن قوم نے..... دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا..... لیکن جب..... داعی اسلام نے تلوار ہاتھ میں لی..... تو ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی۔" (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۷۳)

Genocide کی تلقین

"جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً اور عملاً منحرف ہو چکے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں۔ پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے۔ (مرتد کی سزا صفحہ ۷۵)

اسلام ایک جنگی مذہب

اسلام کے متعلق صاف صاف کہہ دیا کہ یہ اولیاء اور مبلغین کا مذہب نہیں بلکہ ایک جنگی مذہب ہے۔ جو تبلیغ کے بالکل خلاف ہے۔ یہ پُر امن تبلیغ کا قائل نہیں ملاحظہ ہو۔

"یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین (Preacher) اور مبشرین (Missionaries) کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے... اس پارٹی کیلئے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں"۔ (تفہیمات صفحہ ۱۷۱)

اس نے (یعنی اسلام نے ناقل) اقوام عالم کے سامنے تین راستے رکھے ہیں.... اسلام۔ جزیہ یا جنگ" (اسلام کا عدل اجتماعی مصنفہ قطب صفحہ ۴۰۲)

اسلام اور جزیہ.... کو ٹھکرا دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (غیر مسلم حکومت) اسلام اور عام انسانوں کی فکر کے درمیان حائل رہنے پر مصر ہے۔ ایسی صورت میں ناگزیر ہو جاتا ہے کہ طاقت ہی کے ذریعے ختم کیا جائے۔

(اسلام کا عدل اجتماعی صفحہ ۴۲۲)

سب سے اہم کام جہادی گروپ بندی

"...اب یہ بات صاف ہو گئی کہ اسلام میں جہاد کو اس قدر اہمیت کیوں.... دوسرے تمام دینوں کی طرح دین اللہ بھی محض اس بات پر مطمئن نہیں ہو سکتا... (کہ) محض رسمی پوجا پاٹ کرا لیا کریں (صلوۃ کی یہ تعریف کی جارہی ہے خدا سے تعلق کا یہ مذاق اڑایا جارہا ہے کہ خدا سے تعلق کی خاطر جو نماز پڑھے گا وہ گویا پوجا پاٹ ہے۔ یہ انتہائی توہین آمیز بیان اور حقارت کا اظہار ہے۔ ناقل) اس دین (حکومت) کو زمین پر قائم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں... کسی دوسرے دین (حکومت) کے اندر... آرام کی نیند نہیں آسکے گی۔"

(خطبات صفحہ ۳۴۵)

اسلامی حکومت فاشزم ہے

"یہ اسفیٹ فاشزم اور اشتراکی کی حکومتوں سے ایک گونا مماثلت رکھتا ہے۔" (اسلام کا سیاسی نظام از مودودی)

اس لئے اسلام نے (تلوار کے) جہاد کو افضل العبادات قرار دیا ہے۔" (اسلام اور مذاہب عالم۔ از مظہر الدین صدیقی صفحہ ۲۵۱)

خونی انقلاب جائز ہے

"جب صالحین کا گروہ منظم ہو اس کے پاس طاقت ہو اہل ملک کی عظیم اکثریت ان کے ساتھ ہو... اس صورت میں بلاشبہ صالحین کی جماعت (مراد جہادی گروپ۔ ناقل) کو نہ صرف حق حاصل ہے۔ بلکہ ان پر شرعی فرض ہے کہ وہ اپنی طاقت منظم کر کے ملک کے اندر بزور شمشیر انقلاب پیدا کریں اور حکومت پر قبضہ کر لیں۔" (اسلامی ریاست۔ مودودی)

صالحین کسی غیر مسلم حکومت کے وفادار نہیں

کسی دوسرے دین (حکومت) کے تحت آپ اُس دین کی پیروی کر ہی نہیں سکتے۔ کسی دوسرے دین کی شرکت (غیر مسلم قانون کی پیروی۔ ناقل) ناممکن ہے۔ (خطبات)

خودکش بمباروں کی برین واشنگ

"اس دین کو حق مانتے ہوئے تو جو لمحہ بھی آپ پر کسی دوسرے دین کی ماتحتی میں گزرے گا اسی طرح گزرے گا کہ بستر آپ کے لئے کانٹوں کا بستر ہوگا، زہر اور حنظل کا کھانا ہوگا۔ اور دین حق کو قائم کرنے کی کوشش کے بغیر آپ کو کسی کل چین نہ آسکے گا۔ لیکن اگر آپ کو دین اللہ کے سوا کسی دین کے اندر رہنے میں چین آتا ہو اور آپ اس حالت پر راضی ہو تو آپ مومن ہی نہیں۔" (خطبات صفحہ ۳۴۵)

"آگ اور پانی جمع ہو سکتے ہیں مگر ایمان باللہ کے ساتھ یہ عمل قطعاً جمع نہیں ہو سکتا۔"

(خطبات صفحہ ۳۴۵)

کھلی بغاوت کی تلقین

اس وقت تمام دنیا میں جو جہادی کیمپ کھلے ہوئے ہیں وہاں مودودی کی یہ تحریریں ٹریننگ کے دوران سنائی جاتی ہیں اور انہیں کھلی بغاوت پر ابھارا جاتا ہے ان کے ایمان اور ضمیر کو پکارا جاتا ہے کہ اگر وہ غیر مسلم حکومت کو اپنے عقیدے کے خلاف پائیں تو اسے نقصان پہنچانا سیدھے جنت میں جانے کے برابر ہے۔

آپ اندازہ کیجئے کہ اس سے زیادہ خطرناک لٹریچر کیا ہو سکتا ہے۔ اکثر زبانوں میں ان کے تراجم ہو چکے ہیں اور ہر ملک میں یہ تحریریں خودکش بمبار پڑھ رہے ہیں۔ اسامہ بن لادن انہی تحریروں کو عربی میں پڑھ کر امریکہ اور یورپ پر حملہ آور ہوا۔ آئے دن ان خودکش بمباروں سے تباہی و بربادی ہوتی رہتی ہے۔ گلوبل ولیج ہونے کی وجہ سے ساری دنیا ان کاروائیوں کا نوٹس لیتی ہے۔ تو کیوں نہ وہ لوگ مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکالنے پر تل جائیں گے۔

چونکہ پاکستان میں افغانستان کے بارڈر کے ساتھ ساتھ تین ہزار ٹریننگ کیمپ افغان وار کے دوران قائم ہوئے تھے۔ جب ضیاء الحق کی حکومت امداد دیتی تھی اس لئے پاکستان کی امیج بری طرح تباہ ہو گئی۔ جو لوگ پاکستانی پاسپورٹ پر سفر کرتے ہیں ان کو.... دو الزامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ایک تو وہ مسلمان ہیں اور ان تحریروں کی وجہ سے مسلمان دنیا میں دہشت گرد سمجھے جاتے ہیں۔ دوسرے پاکستان کے متعلق امیج بن چکی ہے جہادی تعلیم کی اصل بانی جماعت اسلامی جو ملا عمر ایمن اور اسامہ بن لادن کی قریبی ساتھی افغان جنگ کے دوران رہی وہ بھی اسی ملک میں موجود ہے اس لئے تمام یورپین ممالک پاکستانی پاسپورٹ کو خطرے کی علامت سمجھنے لگے ہیں۔

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

والدہ مرحومہ اللہ رکھی صاحبہ کا ذکر خیر

(برہان احمد ظفر قادیان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقسیم ملک سے قبل ڈلہوزی جایا کرتے تھے۔ حضورؓ نے وہاں ایک بڑے خوبصورت مقام پر کوٹھی بنوائی ہوئی تھی۔ میری والدہ چونکہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی میں زیادہ رہیں ساتھ چلی جاتی تھیں۔ ڈلہوزی اونچا مقام ہے برسات کے دنوں میں بادلوں کا آنا جانا عام بات ہے۔ ایک بار والدہ ایک کمرے میں بیٹھی تھیں چھوٹی عمر تھی اور کمرے کی سب کھڑکیاں دروازے بند تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ جب کمرے میں داخل ہوئے تو فرمایا: بی بی رکھی بڑی پردہ نشین ہے سب کھڑکیاں دروازے بند کر کے بیٹھتی ہے۔ والدہ فرماتیں ہیں کہ پردہ کیا تھا گھر کی بات تھی محترمہ بی بی قیوم صاحبہ مراد حضرت صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ تو میری دودھ بہن تھیں میری امی جان مرحومہ کا بی بی نے میرے ساتھ دودھ پیا تھا۔ دراصل ڈلہوزی اونچے مقام پر واقع ہے برسات میں بادل کمروں میں گھس جاتے تھے اور جو بھی سامان پڑا ہوتا اس کو گیلا کر دیتے اور میں نے کپڑے سوکھنے ڈالے ہوئے تھے سوچ ایسا نہ ہو کہ بادل اندر آجائیں تو کپڑے اور گیلے ہو جائیں۔

والدہ محترمہ کی پیدائش قادیان ہی میں ۱۹۱۶ء میں ہوئی۔ آپ کا بچپن خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی میں گزرا میری نانی اور نانا ہمیشہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی خدمت پر مامور رہے اللہ تعالیٰ نے خوب موقعہ دیا۔ ملکی تقسیم ہونے والی تھی حالات بڑے مخدوش تھے باہر کے حالات کا علم رکھنا بڑا ہی مشکل تھا۔ والدہ بتایا کرتی تھیں کہ اس وقت بھی میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پر ہی تھی۔ آٹا گوندھ رہی تھی کہ ایک شخص جس نے سکھوں کی طرح پگڑی باندھ رکھی تھی گھر میں داخل ہوئے کہتی ہیں کہ یہ دیکھ کر میرا رنگ فق ہو گیا ہاتھ آٹے ہی میں رہ گئے کیونکہ سکھوں کے حملہ کا ڈر تھا اور سکھ ہی گھر میں داخل ہو گیا۔ جب بی بی نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا گھبراؤ نہیں میاں ناصر ہیں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کہتی ہیں کہ تب میری جان میں جان آئی۔

والدہ کی شادی تقسیم ملک سے کچھ عرصہ قبل ہی ہمارے والد محترم فضل الرحمن صاحب درویش ابن محترم روشن دین صاحب صحابیؓ سے ہوئی تھی پھر ہجرت کا وقت آیا تو کانوائے میں عورتوں کے ساتھ لاہور چلی گئیں۔ میرے والد صاحب کو درویشی نصیب ہوئی۔ لاہور میں جا کر رتن باغ ہی میں قیام کیا۔ جب کچھ حالات بہتر ہوئے تو والدہ اپنی دودھ بہن محترمہ بی بی امۃ القیوم صاحبہ کے ہاں سیالکوٹ چلی گئیں۔ ان کے خاوند حضرت مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم ان دنوں وہاں ڈپٹی کمشنر ہوا کرتے تھے۔ میرے بڑے بھائی مولوی سلطان احمد ظفر مربی سلسلہ کی پیدائش جنوری 1948ء میں انہی کے گھر پر ہی ہوئی۔ والدہ بتایا کرتی تھیں کہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کام کرتے ہوئے جس وقت میں امید سے تھی بڑی بھاری چیز میں نے اٹھالی جس کی وجہ سے میرے پیٹ میں تکلیف ہونی شروع ہوگئی۔ حضرت اماں جانؓ اس وقت وہاں پر ہی تھیں ان کو معلوم ہو گیا کہ بھاری چیز اٹھائی تھی تو تکلیف شروع ہوئی ہے آپ فوراً فرمانے لگیں رکھی کمزور ہے اس حالت میں تو لوٹا اُٹھانا منع ہے لہٰذا بھاری چیز نہیں اٹھوانی چاہئے۔ آپ بڑی مہربان تھیں۔ میرا قد لمبا تھا اور جسم دُبلا پتلا بعض اوقات مجھے پیار سے لمڈھنگ کہہ کر پکارا کرتیں۔

جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ربوہ کی زمین جماعت کے لئے خرید کی تو ھدایت ہوئی کہ اب افراد جماعت ربوہ کو آباد کریں۔ والدہ بھی ربوہ چلی گئیں بتاتی تھیں کہ ربوہ میں کلر بہت تھا پاؤں مٹی میں دھنس جاتے اور اگر کبھی بارش ہو جاتی تو چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا۔ خاندان مسیح موعودؑ کے لئے جو مکان بنائے گئے وہ تو اس جگہ پر ہیں جو جگہ مسجد مبارک کے پاس ہے یا پھر جہاں قصر خلافت ہے لیکن مکان سب کچے ہی بنائے گئے۔ والدہ فرماتی تھیں کہ اس وقت میں نے بھی وہاں اسٹیشن کے سامنے چھپر ڈال کر رہائش اختیار کرلی۔ کافی عرصہ بعد الف محلہ میں جماعت کے کوارٹر تعمیر کر کے اس میں سے مجھے بھی الاٹ کر دیا گیا۔ ہر روز صبح محلہ الف سے شہر کو آجاتیں خاندان مسیح موعودؑ کے گھروں میں خصوصاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ کے گھر میں لمبے عرصہ تک خدمت بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی یا پھر لنگر خانہ کی گندم صاف کرتیں جس کے عوض چار آنے ایک بوری کے ملا کرتے تھے۔ اس طرح وہاں گزر بسر کرنا شروع کیا۔ ہماری پہلی والدہ سے بھی ایک بیٹا ہے پہلی والدہ سے ہمارے بڑے بھائی کا نام حکیم عطاء الرحمٰن دُرّانی ہے ربوہ میں قیام کے دوران بڑے بھائی بھی والدہ صاحبہ ہی کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں والد صاحب کو درویشی وظیفہ صرف پانچ روپے ملا کرتا تھا اس میں سے بچا کر بیوی بچوں کے لئے بھیجنا ممکن ہی نہ تھا اس لئے وہاں رہ کر جو کام ملا والدہ صاحبہ کرتیں اور گزر بسر کا سامان پیدا ہوتا یا پھر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی عنایت اور مہربانی شامل حال تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ربوہ کو آباد فرمایا تو اس وقت نہ وہاں کوئی درخت تھا نہ ہی کوئی فصل ہوتی تھی۔ دوپہر کے وقت کبھی آندھی اٹھتی تو ہر طرف اندھیرا ہو جاتا دھول ہی دھول نظر آتی تھی۔ اس پر حضور نے وہاں جماعت کے افراد کو درخت لگانے کی تحریک فرمائی۔ والدہ فرماتی ہیں کہ میں نے بھی گھر کے اندر صحن میں ایک کیاری بنائی اس میں مکی بودی مکی جب پروان چڑھی تو اس کی چھلیاں اتاری گئیں کوئی کوئی دانا ہی پڑا تھا۔ پس تھوڑی سی مکی ہوگئی۔ کہتی ہیں کہ میں نے اُن دانوں کو سکھایا اور ہاتھ کی چکی پر پیس کر مکی کا آٹا تیار کیا اور اس سے تین چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنائیں ساتھ کچھ ساگ بنالیا۔ سب سے پہلے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور روٹی پیش کی تو حضور نے فرمایا میں نے کھانا کھالیا ہے جب بتایا کہ میں نے ربوہ میں مکی خود بو کر آٹا تیار کر کے یہ روٹی بنائی ہے تو حضرت مصلح موعودؓ بہت خوش ہوئے اور اس وقت روٹی لیکر کھالی۔ الحمدللہ۔

والدہ فرماتی ہیں کہ دوسری ٹکی لیکر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے پاس گئی۔ جب میں نے بتایا کہ مکی کی روٹی اور ساگ لائی ہوں تو فرمانے لگے 'اوتھے رکھ دے مینوں زکام لگا اے میں نے نہیں کھانا۔ جب والدہ صاحبہ نے بتایا کہ ربوہ میں مکی بو کر روٹی بنا کر لائی ہوں تو فرمانے لگے پھر میں کھالاں گا لے آ' اور تیسری ٹکی حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو پیش کردی۔ الغرض جب تک ربوہ میں رہیں سارا سارا دن خاندان مسیح موعود علیہ السلام ہی میں گزارا کرتیں۔

ہمارے نانا باورچی تھے جب فوج سے ریٹائر ہوگئے تو قادیان آکر خاندان مسیح موعود علیہ السلام میں ہی کھانا پکاتے رہے۔ ایک مرتبہ میرے بھائی مولوی سلطان احمد صاحب ظفر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے پاس ملاقات کی غرض سے گئے تو آپ بھائی جان کو فرمانے لگے کہ میں تمہارے نانا کو کڑوا بابا کہا کرتا تھا آپ کو معلوم ہے کہ میں اُن کو کڑوا بابا کیوں کہتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ معلوم نہیں۔ تو حضور فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ ہماری چچی جان اہلیہ محترمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مجھے کہا کہ ایک باورچی کی ضرورت ہے تو میں نے کہا کہ بابا نور احمد اچھا باورچی ہے اس کو رکھ لو اس پر انہوں نے فرمایا 'نئیں نئیں اُہ بابا بڑا کوڑا اے' اس پر میں نے کہا کہ میں انہیں سمجھا دونگا کوئی بات نہیں بابا نور احمد باورچی اچھا ہے۔ اس پر آپ نے حامی بھرلی۔ فرمایا کہ جب میں نے تمہارے نانا کو بلایا اور ان کو کہا کہ بابا کل سے آپ نے میاں بشیر احمد صاحبؓ کے گھر میں کھانا پکانا ہے تو وہ مجھے کہنے لگے نئیں نئیں میاں صاحب میں میاں بشیر احمد صاحبؓ دے گھر کوئی کھانا کھونا نہیں پکانا کیونکہ انہاں دی گھر والی بڑی کوڑی اے۔ اس پر میں نے کہا بابا توں وی بڑا کوڑا اے تے جتھے دو کوڑے رَل جان گے کم چل جائے گا۔ اس لئے میں آپ کے نانا کو کڑوا بابا کہا کرتا تھا۔

میرے نانا بڑا لمبا عرصہ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کے گھر کھانا بناتے رہے۔ تقسیم ملک کے وقت جب قافلے لاہور پہنچے تو وہاں آپ کی ملاقات جب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ بابا تیرا اتھے کوئی کم نئیں توں قادیاں چلا جا۔ اس پر میرے نانا اگلے قافلے کے ساتھ ہی قادیان آگئے اور لنگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بڑا لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی۔

درویشی دور شروع تھا شروع شروع میں یہی خیال تھا کہ جو لوگ مرکز سلسلہ کی حفاظت کے لئے رہے ہیں یہ تین تین ماہ کے لئے ہونگے اور نئے وفد آتے رہیں گے پرانے جاتے جائیں گے۔ یہ سلسلہ کچھ عرصہ تک جاری رہا۔ جو لوگ قادیان سے پاکستان جاتے اُن کے ہاتھ یہاں والے اپنے رشتہ داروں کو خط بھی بھیجا کرتے۔ والدہ فرماتیں تھیں کہ مجھے بھی تمہارے ابا کا خط آیا جس میں اُنہوں نے لکھا تھا کہ اگلے قافلے میں مَیں بھی آنے کی کوشش کرونگا۔ والدہ کہتی ہیں کہ یہ خط پڑھ کر میں نے دعا کرنی شروع کردی کہ اے میرے اللہ میرے خاوند کو درویشی ملی ہے وہ یہاں نہ آئیں میرے وہاں جانے کے سامان پیدا فرما دے۔ اللہ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور والد صاحب پاکستان نہ گئے البتہ والدہ صاحبہ ۱۹۵۴ء میں قادیان آگئیں اور درویشی زندگی حاصل کی۔

قارئین! درویشی دور میں جو قربانیاں درویش مردوں نے پیش کیں اس میں اُن کی بیویوں کا بھی پورا پورا ہاتھ ہے ورنہ قادیان کے بند ماحول میں زندگی گزارنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اکثر درویش صدر انجمن احمدیہ کی سروس کرتے تھے اور جو بھی خدمت سپرد ہوتی سرانجام دیتے مطالبہ کوئی نہیں تھا جس کو جو مل جاتا اسی میں اپنا گزارہ کرتے۔ قادیان میں گزارہ کرنے کی خاطر مرغیاں پالنے کا عام رواج تھا۔ کوئی بطخیں پالتا تو کوئی مرغی بعض تھے جنہوں نے بھینسیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ ہم پر خدا تعالیٰ کا بڑا افضل رہا کہ گھر میں بھینسیں بھی تھیں مرغیاں بھی مقصد یہ تھا کہ انڈے فروخت کرنا دودھ بیچ کر گزارہ کرنا۔ والدہ محترمہ ہمیشہ ہی ان کے ذریعہ کچھ کچھ پیسے بچا کر کوئی نہ کوئی چیز گھر کی بناتیں۔ والد صاحب اگرچہ بہت کام کرتے تھے تجارت بھی بھینسوں کا بھی، باغ بھی خرید کیا کرتے اور کھیتی بھی لیکن حالات ایسے ہی تھے کہ گزر بسر اور بعض بعض درویشوں کی حالت تو بہت ہی کمزور تھی بس یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ ہی اُن کے بچوں کو پال رہا تھا۔

یہ بات میں نے اس لئے لکھی ہے کہ ہمارے گھر میں بھینسیں تھیں پھر عورت ذات کے لئے پردہ ضروری ہے تو ہماری والدہ صبح تہجد سے پہلے اُٹھ کر گوبر کے اُپلے بناتیں کیونکہ گھر سے باہر بنانے ہوتے تھے۔ پھر تہجد ادا کرتیں ابھی اذان نہ ہوئی ہوتی تھی کہ ہمیں آوازیں لگنی شروع ہو جاتیں کہ اذان ہونے والی ہے اُٹھو۔ ہمارے والد صاحب تو بہت کم ہی ہمیں جگایا کرتے اصل کام والدہ کا تھا۔

قادیان میں صوفی علی محمد صاحب درویش ہوا کرتے تھے ٹانگوں سے معذور تھے لیکن بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا بڑا شوق تھا۔ ہم لوگ والدہ صاحبہ کی مہربانی سے نماز فجر سے پہلے ہی اُن سے جا کر قرآن کریم پڑھا کرتے پھر اُن کے ساتھ نماز کو جاتے اور پھر نماز کے بعد بھی قرآن پڑھ کر واپس آیا کرتے تھے

حقیقت یہی ہے کہ ہمیں نماز قرآن کا عادی دراصل والدہ صاحبہ کی کوشش ومحنت سنے بنایا۔ ہم نے کبھی بھی والدہ صاحبہ کو تہجد چھوڑتے نہ دیکھا ہمیشہ تہجد باقاعدگی سے پڑھا کرتی تھیں۔

بچوں کی تربیت میں والدین کا بڑا دخل ہوتا ہے لیکن اس میں بھی اصل کردار والدہ ادا کرتی ہے۔ والدہ محترمہ کا بچپن خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں گزرا تھا وہاں کی تربیت تھی اسی کا اثر اُن پر تھا وہی بچوں میں پیدا کیا۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کرنا اپنی سعادت جانتی تھیں۔ جب ہماری بہن نعیمہ بشریٰ کچھ بڑی ہوئی تو خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے صرف ایک ہی مبارک وجود صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مرحوم ومغفور قادیان میں موجود تھے تو اسے آپ کے گھر خدمت کے لئے چھوڑ دیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کا اور آپ کی بیگم امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا وجود بڑا ہی پیارا وجود ہے آپ نے ہماری بہن کو اپنی بیٹیوں کی مانند رکھا خود ہی شادی بیاہ کے انتظامات تک کئے اللہ تعالیٰ آپ کی اس شفقت ومروت کو اور بڑھاتا چلا جائے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا وجود تمام درویشان قادیان کے لئے شفیق بھائی شفیق دوست، شفیق باپ اور شفیق حاکم کا تھا ہم جس قدر بھی اس خدا کا شکر ادا کریں جس نے ہمیں ایسے شفقت کرنے والے بزرگ عطا کئے کم ہوگا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

قادیان میں درویشوں میں ہمارے نانا دو ماموں ایک تایا زاد بھائی اور والد محترم فضل الرحمٰن صاحب تھے ان کے علاوہ دور نزدیک کے اور رشتہ داروں کو بھی درویشی کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمدللہ۔ ہماری نانی حسین بی بی صاحبہ جو کہ ہمارے ماموں کے ساتھ ایک ہی مکان میں رہا کرتی تھیں جب بیمار ہوگئیں تو ہمارے گھر آگئیں اور والدہ محترمہ کو ہی اُن کی خدمت کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر ہمارے نانا بیمار ہوئے تو وہ بھی اپنی بیٹی کے گھر ہی آگئے اس طرح ہماری والدہ کو اپنے والدین کی آخری عمر میں خوب خدمت کرنے کا موقعہ بھی نصیب ہوا اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

ہم نے اپنی والدہ کے منہ سے کبھی کوئی گالی نہ سُنی جب بھی کسی سے ناراض ہوتیں اور بہت غصہ آتا تو ان کے منہ سے یہ جملہ نکلتا ” او نیک بخت اللہ تینوں ہدایت دے“ ہمیشہ ہی ہر ایک کے لئے دعا کا کلمہ ہی کہتی تھیں۔ کبھی کسی فقیر کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ جانے دیتی تھیں۔ جو ہوتا دے دیتیں۔

ہمیں یاد ہے ہم چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے اس وقت ہمارے پڑوس میں مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب ملکانہ رہا کرتے تھے ان کی لڑکیاں بھی چھوٹی ہی تھیں ایک کا نام قیوم باجی اور دوسری کا حفیظہ باجی تھا جب برسیم کا موسم ہوتا اس میں سرسوں کا ساگ بھی لگاتے جب کچھ بڑا ہو جاتا تو والدہ ہم کو لیکر کھیتوں میں جاتیں ساگ توڑ کر لاتیں پھر کیا تھا ہم سروں پر اُٹھا کر لاتے اس دن سارے محلہ میں سرسوں کا ساگ ہی پکتا سب گھروں میں بانٹا جاتا۔ یہی حال اور باتوں میں بھی تھا۔ فیاضی اتنی تھی کہ ہم سبزی بویا کرتے جب آپ نے کھیت میں جانا جس نے جو مانگا دے دیا۔

راستہ چلتے راستہ کا بھی حق ادا کرتیں کوئی کیل کانٹا راستہ میں مل گیا اس کو ہٹائے بنا پتھر کو ہٹائے بنا نہ گزرتی تھیں۔ اگر کسی جگہ کوئی پودا نظر آ گیا جو کسی دوسری جگہ لگ سکتا تو اکھاڑ کر کسی نہ کسی کے گھر میں لگا آتیں مرچوں ٹماٹروں کے پودے اکثر گھروں میں جا کر لگا آتیں تھیں۔ پھر اگر کسی کی نالی سے کوئی اناج باہر آتا دیکھ لیتیں تو دروازہ کھٹکھٹا کر گھر والوں کو سمجھاتیں کہ یہ رزق ہے اس کو نالی میں نہ ڈالا کرو چھت پر ڈال دیا کرو پرندے کھا جائیں گے نالی میں ڈال دینے سے رزق برباد ہوتا ہے۔ اب دیکھیں یہ ایک معمولی سی بات تھی لیکن اپنے اندر بڑا حسن رکھتی تھی۔

نمازوں کی نہایت درجہ پابند تھیں صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت زندگی کا لازمی حصہ تھا۔ باوضو رہنے کی عادت اس حد تک تھی کہ جب آخری بیماری میں وضو ٹوٹ جاتا تو فوراً وضو کرنے کی ضد کرتیں اور پورا وضو کرنے کی کوشش کرتیں پھر جب اُٹھنے کی ہمت نہ تھی تو وضو ٹوٹتے ہی تیمم کیا کرتی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے اس قدر محبت تھی کہ جب بھی پاکستان جانے کا موقعہ حاصل ہوتا تو سارا وقت خاندان کے گھروں میں گزرتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب قادیان تشریف لائے عورتوں کی ملاقات تھی فرمایا کہ میں تو کسی کو نہیں جانتا کون کون ہے ہاں وہ رکھی بیٹھی ہے اس کو جانتا ہوں۔ جانتے بھی کیوں نہ۔ بچپن تو انہیں گھروں میں گزرا تھا۔ اور خاندان مسیح موعودؑ سے محبت تھی۔ جب قادیان ہی میں ہم سب گھر والوں کی حضور سے ملاقات ہوئی تو سب کو دیکھ کر حضور نے فرمایا ”رکھی تینوں تے رب نے بڑے بھاگ لگا دتے نے“ سب کا تعارف ہوا حضور انورؒ نے بڑی محبت کا اظہار فرمایا اور سب کے ساتھ فوٹو کھینچنے کی اجازت دی پھر فرمایا ”رکھی سب کے ساتھ رہے گی یہ تو سب کی سانجھی ہے“

قادیان میں حضرت میاں صاحب سے محبت کا اظہار کبھی کبھی یوں بھی کرتیں کہ بعض چیزیں خاص طور پر حضرت میاں صاحب کے لئے پکا کر لے جاتیں۔

چند سال قبل جلسہ سالانہ پر خاندان کے بہت سے افراد پاکستان سے تشریف لائے چل سکتی نہ تھیں کمزوری بہت تھی بار بار یہی مطالبہ کہ حضرت میاں صاحب کے گھر جانا ہے جب تک صحت تھی ہر دوسرے چوتھے دن حال دریافت کرنے چلی جاتیں۔ خاندان والوں کو بھی محبت تھی والدہ صاحبہ سے سب ملنے آئے جب والدہ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا کلیم صاحب بھی اور ان کی اہلیہ بھی امریکہ سے تشریف لائے ہیں تو بار بار اُٹھ کر بیٹھ جاتیں کہ میں نے جانا ہے اور کلیم کو دیکھنا ہے۔ جب مرزا کلیم صاحب والدہ صاحبہ کو دیکھنے کیلئے گھر تشریف لائے تو اُن کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا مجھے آواز دی بیوی کو آواز دی کیونکہ ہمیں پہلے سے کہہ رکھا تھا کہ مجھے لفافے میں پیسے ڈال کر دینے ہیں میں نے میاں کلیم اور فوزیہ صاحبہ کو دینے ہیں جیسے ہی تشریف لائے مطالبہ کر لیا۔ لفافے نہ تھے یوں ہی دیئے تو ناراض ہوگئیں کہ نذرانہ یوں نہیں دینا لفافے میں دینا ہے۔ چنانچہ لفافے لا کر دیئے گئے نذرانہ پیش کرکے خوشی کا اظہار کیا ملے تو آنکھوں سے آنسو نکل گئے یہ صرف اور صرف خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ محبت کا تقاضہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے دو بیٹیاں عطا کیں جو اپنے اپنے گھر خوش ہیں اور چاروں بیٹے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۸۸ سال عمر عطا کی آخر ۳۱ جنوری ۲۰۰۵ء کو آپ اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصیہ تھیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مرحوم ومغفور نے مورخہ یکم فروری کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں ہی آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

پھر سب سے بڑی آپ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ہمارے نہایت ہی شفیق اور بزرگ درویش وجود حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور نے والدہ صاحبہ کی وفات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خبر دیتے ہوئے مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کی درخواست کی۔ تو آپ نے بھی ازراہِ شفقت مورخہ ۴ر فروری ۲۰۰۵ء مسجد فضل لندن میں آپ کا بڑے حسین پیرایہ میں تذکرہ فرمایا اور نماز جنازہ غائب ادا کی جسے MTA کی خبروں میں بھی نشر کیا گیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے اور ان کی تمام تر خوبیاں اُن کی آل اولاد میں بھی جاری کرے۔

آمین ثم آمین۔

تعلیمی تمغہ جات

تمام امراء/صدر صاحبان اور سیکرٹیان تعلیم کے علم کے لئے ضروری اعلان کیا جاتا ہے۔ تعلیمی سال ۰۷-۲۰۰۶ء کے مختلف کلاسوں کے سالانہ نتائج نکل چکے ہیں۔ یونیورسٹی اور صوبہ کے تعلیمی بورڈ میں جن احمدی طلباء/طالبات نے اوّل - دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کی ہے تو ایسے طلباء نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو فوری طور پر اپنے تعلیمی کوائف کی سندات کے ساتھ اطلاع کریں تا کہ ان کو انعامی تمغے دیئے جانے کے بارے میں جائزہ لیکر فیصلہ کیا جائے۔ جملہ شرائط کے ساتھ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ہی انعامی تمغہ کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

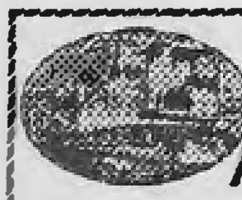
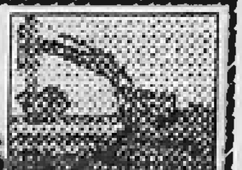
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
مسرُور | شہروز | اُسد

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5 SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

بھارت کی مختلف جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد

یادگیر: جماعت احمدیہ یادگیر میں درج ذیل تفصیل کے مطابق یکم تا ۷ رجولائی ۲۰۰۷ء ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا دن: اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیزم طاہر احمد صاحب گلبرگی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ نظم مکرم عبدالمنان صاحب سالک نے سنائی۔ اُس کے بعد محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے تقریر فرمائی۔

دوسرا دن: تلاوت قرآن مجید مکرم فضل احمد صاحب تیرگر نے کی۔ نظم عزیزم شفیق احمد صاحب اماپوری نے سنائی۔ عزیزم طاہر احمد صاحب اماپوری متعلم جامعۃ المبشرین نے تقریر کی۔

تیسرا دن: تلاوت قرآن مجید عزیز طاہر احمد صاحب اماپوری متعلم جامعۃ المبشرین کی ہوئی۔ نظم مکرم فضل احمد صاحب تیرگر نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم محمد ابراہیم صاحب تیرگر نے تقریر کی۔

چوتھا دن: تلاوت قرآن کریم مکرم شکیل احمد صاحب ڈنڈوتی نے کی۔ نظم عزیزم کبیر احمد فضل نے سنائی۔ تقریر عزیز طاہر احمد صاحب گلبرگی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔

پانچواں دن: تلاوت قرآن مجید مکرم آر ایم عثمان پاشاہ صاحب معلم ہبلی سرکل نے کی۔ نظم مکرم فضل احمد صاحب تیرگر کی ہوئی۔ تقریر مکرم شکیل احمد صاحب ڈنڈوتی نے کی۔

چھٹا دن: تلاوت قرآن مجید مکرم آر۔ ایم عثمان پاشاہ صاحب معلم ہبلی سرکل نے کی نظم عزیزم ہادی احمد صاحب نے سنائی۔ نظم کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب حیدرآبادی نے تقریر کی۔

ساتواں اور آخر اجلاس: بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار محمود احمد گلبرگی معلم یادگیر نے کی۔ نظم مکرم شفیق احمد نے سنائی۔ بعدۂ مکرم آر ایم عثمان پاشاہ صاحب معلم ہبلی، مکرم محمد احمد صاحب معلم بہار سرکل، مکرم رفیق اللہ خان صاحب نے تقاریر کیں۔ سید عبدالمنان صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ صدر جلسہ نے تمام مقررین کا اور حاضرین جلسہ مردوزن کا شکریہ ادا کیا اور پھر اجتماعی دُعا کے بعد اس بابرکت ہفتہ قرآن کا اختتام ہوا۔

(محمود احمد گلبرگی معلم جماعت احمدیہ یادگیر کرناٹک)

خانپور ملکی: لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی کا جلسہ ہفتہ قرآن مجید مورخہ ۱۵ رجولائی خاکسارہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ محترمہ شمع مبارک صاحبہ نائب صدر لجنہ نے تلاوت قرآن مجید کی اور عزیزہ طیبہ یاسمین صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اس جلسہ میں محترمہ شاکرہ پروین صاحبہ، عزیزہ سعدیہ تسنیم صاحبہ، محترمہ ذکیہ وسیم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر لجنہ و ناصرات کی بچیوں نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں حاضرین لجنہ و ناصرات کی تعداد ۲۲ تھی۔ تین غیر از جماعت بہنیں بھی شامل ہوئیں۔

(ذکیہ تسنیم صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی بہار)

جڑچرلہ: مورخہ ۱۰ رجولائی کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ جڑچرلہ میں خاکسار کی صدارت میں ہفتہ قرآن کا افتتاحی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمود احمد صاجب نے کی اور نظم مکرم سعادت احمد صاحب نے سنائی۔ بعدۂ مکرم سید سرفراز حسین صاحب سیکرٹری مال، مکرم محمد ذاکر صاحب قائد مجلس، مکرم مولوی عبدالمناف صاحب بنگالی نے تقریر کی۔ تمام حاضرین کے لئے چائے ناشتے کا انتظام تھا۔ آخر میں مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے دو نظمیں و دو تقاریر ہوئی۔ (صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ)

امروھه: مورخہ یکم جولائی تا ۷ جولائی جماعت احمدیہ امروہہ میں روزانہ بعد نماز عشاء ہفتہ قرآن مجید کے تحت اجلاسات منعقد کئے گئے۔ جس میں اللہ کے نضل سے کثیر تعداد میں احباب مردوخواتین اور بچوں نے شمولیت فرمائی۔ یہ تمام اجلاسات مکرم محترم محمد راشد صاحب صدر جماعت احمدیہ امروہہ کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔ ہفتہ قرآن کے آخری روز احباب جماعت میں اختتامی دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (محمد راشد صدر جماعت احمدیہ امروہہ یوپی)

مرشدآباد و بیربھوم کے مختلف مقامات میں تربیتی اجلاسات

تربیتی دورہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگال و آسام

خاکسارہ نے مورخہ ۲۰ رمئی تا ۲۹ مئی سرکل مرشدآباد و بیربھوم کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں مکرمہ فاطمہ بیگم نائب سرکل صدر ڈائمنڈ ہاربر اسی طرح مرشیدہ آباد سرکل کی ۳ ممبرات ساتھ رہیں۔ مکرمہ مرینہ بیگم صدر لجنہ بھگوان گولہ مکرمہ زلیخہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ ساجینہ سلطانہ صاحبہ نے کافی وقت دیا اسی طرح مربی سلسلہ مکرم محمد سیف الدین صاحب اور مکرم محمد علی صاحب نے بھی تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ سفر کل ۲۰۰۰ کلومیٹر سے زائد تھا اور اس میں ۴۳ مجالس سے کل ۵۳۴ لجنات سے ملنے کا موقعہ ملا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مورخہ ۲۰ مئی صبح ۹ بجے ہم لوگ بذریعہ جیپ مرشیدہ آباد سرکل جو کہ کالکتہ سے تقریباً ۲۱۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے کے تربیتی دورہ کے لئے روانہ ہوئے اور پھر وہاں سے بیربھوم سرکل کے لئے روانہ ہوئے جو کہ ۵۵ کلو میٹر کی دوری پر ہے ٹھیک ۶ بجے شام ہم لوگ نلہاٹی (بیربھوم) پہنچ گئے۔

دوسرے دن ۲۱ مئی کو Kokura جماعت پہنچے۔ یہاں ایک تربیتی اجلاس رکھا گیا۔ تلاوت قرآن کریم۔ حدیث۔ ملفوظات۔ کے بعد نظم اور پھر تقریروں کا سلسلہ جاری ہوا۔ جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کی گئیں۔ آخر پر محترم امیر صاحب صوبائی نے اسٹیج کے پیچھے سے خطاب کیا۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ اس اجلاس میں دس مجالس سے ۷۴ لجنہ ۲۰ ناصرات اور ۴۳ غیر احمدی عورتیں شامل ہوئیں۔ مورخہ ۲۲ مئی صبح ۹ بجے ہم لوگ ہر ہڑی جماعت کے لئے روانہ ہوئے جو کہ نلہاٹی سے ۴۵ کلومیٹر کی دوری پر ہے یہاں ایک احمدی خاندان ہے جن میں لجنہ و ناصرات کی تعداد ۱۴ ہے۔

یہاں پر بھی تربیتی اجلاس رکھا گیا۔ تلاوت قرآن مجید۔ حدیث۔ ملفوظات۔ نظم کے بعد دو تقاریر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ہوئیں۔ آخر پر اس خاندان کے بزرگ مکرم مرزا عبدالقیوم صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے اپنے احمدیت قبول کرنے کا ذکر کیا۔ دعا کے بعد اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ ہر ہڑی سے مرشیدہ آباد سرکل سنٹر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں پر بھی ۷ گھر احمدیوں کے ہیں۔ یہاں پر بھی ایک تربیتی اجلاس کیا۔ جس میں لجنہ کو یہ بتایا گیا کہ حضرت امیرالمومنین ہم احمدی عورتوں سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔

مورخہ ۲۳ مئی کو سرکل سنٹر مرشیدہ آباد سے ہم بھگوان گولہ جماعت کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں پہلے سے اطلاع تھی اس لئے قریب کی مجالس سے ممبرات پہنچی ہوئی تھیں۔ ساڑھے تین بجے جلسہ ہوا تلاوت قرآن مجید حدیث۔ ملفوظات۔ نظم کے بعد تربیتی پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس میں ۹ مجالس سے ۲۴ لجنہ ۱۴ ناصرات اور ۴ غیر احمدی خواتین حاضر ہوئیں۔

۲۴ مئی صبح سات بجے ہم Kirtainia Para کے سفر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ ہمارے سرکل سنٹر سے ۹۵ کلومیٹر کی دوری پر ہے جو کہ بنگلہ دیش بارڈر کے ساتھ ہے۔ یہاں پر بھی قریب کی ۳ مجالس سے لجنات آئی ہوئی تھیں۔ یہاں پر تربیتی اجلاس کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حدیث اور ملفوظات سے کچھ حصہ بنگلہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ لجنہ اماء اللہ اور اس کی ذمہ داریاں، نیز حضرت خلیفۃ المسیح ہم سے کیا امید رکھتے ہیں موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے پردے کے پیچھے سے تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اس اجلاس میں ۲۴ لجنات اور ۶ ناصرات حاضر تھیں۔

یہاں سے ہم اڑھائی بجے کمارپور جماعت میں پہنچے یہ دوری بھی ۷۰ کلومیٹر کی تھی۔ یہاں پر بھی تربیتی اجلاس رکھا گیا۔ اس اجلاس میں ۱۳ لجنہ اور ۷ ناصرات حاضر تھیں۔

۲۵ رمئی صبح ۱۰ بجے ہم کیشوپور کے لئے روانہ ہوئے یہ سفر بھی ۹۵ کلومیٹر کا تھا تقریباً دو گھنٹہ کے بعد ہم لوگ منزل پر پہنچ گئے۔ نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد ٹھیک ۳ بجے جلسہ کا پروگرام تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ حدیث اور ملفوظات کے بعد تربیتی امور پر تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس میں ۱۷ لجنات ۱۰ ناصرات ۲ غیر احمدی مستورات شامل ہوئی تھیں۔ اس کے بعد ہم لوگ سرکل سنٹر ٹھک رات آٹھ بجے پہنچ گئے۔

۲۶ مئی سرکل سنٹر سے ۶۵ کلومیٹر کی دوری پر ایک جماعت راج کھنڈ ہے ہم ۱۲ بجےکے قریب پہنچ گئے۔ پہلے تو ہم نے ناصرات الاحمدیہ کی کلاس لگائی جس میں دینی معلومات کے چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھے گئے۔ اس کلاس میں ۴۰ ناصرات شامل ہوئیں۔ اس کے بعد تربیتی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ حدیث اور ملفوظات کے بعد سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لجنہ اماء کی ذمہ داریاں عنادین پر تقریر ہوئی۔ چونکہ مقامی جماعت کا بھی الگ سے تربیتی اجلاس ہو رہا تھا اس لئے اس طرح پروگرام تیار کیا تھا کہ دو تقاریر کے بعد ہم لوگ اس پروگرام میں شامل ہوسکیں۔ لہٰذا اس کے بعد ایک معلم صاحب اور پھر محترم امیر صاحب صوبائی کا خطاب سنا۔ اس اجلاس میں ۵ مجالس سے ۱۹ ممبرات اور ۴۰ ناصرات اور ۱۱۶ اطفال شامل ہوئے۔ اس کے بعد ہم سرکل سنٹر کے لئے روانہ ہوئے۔

۲۷ رمئی ۱۱ بجے ہم ابراہیم پور کے لئے روانہ ہوئے یہ سفر بھی تقریباً ۷۰ کلومیٹر دوری کا تھا۔ ابراہیم پور جماعت ۶۰/۷۰ سال پرانی جماعت ہے اس جماعت کی بنیاد ہمارے ایک بزرگ محترم عبدالمطلب صاحب بنگالی مرحوم درویش نے رکھی تھی اس کے ساتھ ہی ایک اور جماعت انگارپور ہے اس کی بنیاد محترم عبیدالرحمٰن صاحب فانی درویش بنگالی نے رکھی تھی۔ ابراہیم پور جماعت دریا کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب بھی سیلاب آتا ہے کافی نقصان ہوتا ہے۔ اس گاؤں سے کچھ خاندان ہجرت کر کے قادیان جابسے ہیں اور کچھ نے اونچی جگہ پر جو کہ

گاؤں کے ساتھ پل پر ہے اپنی جھوپڑیاں تیار کر رکھی ہیں۔ اس گاؤں میں بجلی بھی ابھی تک نہیں ہے۔ پسماندہ علاقہ ہے۔ اس گاؤں میں ۸۰ فیصد آبادی احمدیوں کی ہے۔ جس میں ۹۴ گھر احمدیوں کے ہیں اور ۴۳۰ تجنید ہے۔ کچھ سال قبل تک ایک دو فرد ہی دسویں جماعت تک پڑھے ہوئے تھے۔ اب اس گاؤں کے ۶/۷ معلم ہیں جو باہر سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ یہاں جماعت کی مسجد ہے۔ مشکل سے ۳۰/۳۵ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں لجنہ کے لئے نماز پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

ہم نے اپنا جلسہ مسجد کے باہر کیا کیوں کہ ایک تو ان کو مسجد میں جانے کی عادت نہیں دوسرا یہ کہ مسجد میں جگہ کی کمی بھی تھی۔ چونکہ ۲۷ رمئی کو یوم خلافت تھا اس لئے ہم نے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ اس اجلاس میں ۲۴ ممبرات ۳۰ ناصرات اور ۱۶ غیر احمدی عورتیں شامل ہوئیں۔

۲۸ رمئی کو ہم تالگرام جماعت کے لئے روانہ ہوئے یہاں پر بھی چند گھر احمدیوں کے ہیں جہاں پر ایک تربیتی اجلاس کیا گیا۔ اس اجلاس میں لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں نیز خلیفۂ وقت سے تعلق پیدا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ اس اجلاس میں ۱۷ ممبرات ۵ ناصرات ۷ اطفال اور ۶ غیر احمدی عورتیں شامل ہوئیں۔ اس کے بعد ہم بھرت پور کے لئے روانہ ہوئے۔ اس جماعت میں ۱۱ گھر احمدیوں کے ہیں۔ ٹھیک ۴ بجے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ حدیث اور ملفوظات سنانے کے بعد تربیتی امور پر تقاریر ہوئیں۔ آخر پر صدر لجنہ بھرت پور کا انتخاب کروایا گیا۔ اس اجلاس میں ۴ مجالس سے ۱۷ لجنات اور ۱۸ ناصرات اور ۱۷ اطفال شامل ہوئے۔ پروگرام کے بعد ہم لوگ سرکل سنٹر کے لئے روانہ ہوئے۔ اگلے دن ۲۹ مئی کو ہم شام ۷ بجے بخیریت کلکتہ پہنچ گئے۔

مورخہ ۱۰ جون کو صبح ۱۰ بجے کیبرہ کے لئے ہم روانہ ہوئے۔ خاکسارہ کے ساتھ کلکتہ کی دو ممبرات کے علاوہ صوبائی جنرل سیکرٹری بھی تھیں۔ جماعت کیبرہ کلکتہ سے ۶۵ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ یہاں جلسہ یوم خلافت لجنہ کی طرف سے منعقد کیا گیا پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد حدیث اور ملفوظات پڑھے گئے۔ نظم کے بعد۔ خلافت کی اہمیت اور اسکی برکات اور اسلام کی زندگی خلافت سے وابستہ ہے، کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ آخر پر خاکسار نے سیرۃ حضرت مصلح موعودؓ اور آپ کے عظیم کارناموں کا ذکر کیا اجلاس دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔ اور ہم رات ۸ بجے کلکتہ پہنچ گئے۔ (بشریٰ حمید صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ بنگال و آسام)

جلسہ یوم خلافت

محبوب نگر (آندھرا): لجنہ اماء محبوب نگر نے مورخہ ۳ رجون کو بعد نماز ظہر خاکسارہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ اس جلسے میں لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید محترمہ جمیل النساء بیگم صاحبہ نے کی۔ اور ساتھ ہی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ نظم محترمہ شکیلہ پروین صاحبہ نے سنائی اور اس کے بعد محترمہ رقیہ سلطانہ صاحبہ، محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ، محترمہ خورشید النساء بیگم صاحبہ، عزیزہ حنا کوثر صاحبہ اور خاکسارہ نے تقریر کی۔ جلسہ محترمہ غوثیہ بیگم صاحبہ کے گھر منعقد کیا گیا جلسے کی کارروائی ختم ہونے کے بعد صاحب خانہ نے بسکٹ چائے سے ضیافت کی۔ (شکیلہ پروین صدر لجنہ اماء اللہ محبوب نگر)

بنگلور: مورخہ ۲۷ رمئی ۲۰۰۷ء یوم خلافت کے موقعہ پر قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک خصوصی پروگرام بنایا جس کے مطابق نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ جس میں خدام، انصار، اطفال اور لجنہ نے بھی شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے خلافت کی برکات کے موضوع پر درس دیا۔ اور صد سالہ خلافت جوبلی کے جملہ پروگرام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

☆-مورخہ ۲۹ رمئی بروز منگل مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نائب ناظر بیت المال آمد قادیان تشریف لائے۔ موصوف نے افراد جماعت کو خلافت جوبلی کی اہمیت بتائی اور صد سالہ خلافت جوبلی کے لئے چندوں میں بڑھ چڑھ کر ادائیگی کی تلقین فرمائی۔ مورخہ ۳ رجون کو بنگلور کے حلقہ جکور میں ٹھیک گیارہ بجے زیر صدارت مکرم نور احمد صاحب جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم شکیل احمد صاحب نے کی اور ترجمہ مکرم منور احمد صاحب نے پڑھا۔ نظم مکرم اسلم احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ تقریر عطاء الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے کی اور اس کے بعد ایک نظم عزیز فاروق احمد صاحب نے سنائی۔ جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی بعنوان برکات خلافت ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد حاضرین جلسہ نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور نماز ظہر باجماعت ادا کی گئی۔

☆-اُسی دن بعد نماز عصر احمدیہ مسجد بنگلور میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے کی۔ محترم مصدق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ عزیز سفیان احمد نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم برکات احمد صاحب ناظم انصار اللہ کرناٹک، مکرم سید لبید احمد صاحب، مکرم محمد سلیم اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب سیکرٹری تعلیم اور خاکسار نے کی۔ آخر پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک نے موقعہ کی مناسبت سے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حاضرین جلسہ کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

خصوصی اجلاس: مورخہ ۲۴ رجون ۲۰۰۷ء کو صبح گیارہ بجے احمدیہ مسجد بنگلور میں [illegible] جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جلسہ کی صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور نے فرمائی۔ مکرم مصدق [illegible] صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ مکرم [illegible] عبد الواحد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ خاکسار نے تعارفی تقریر کی۔ مرکزی نمائندگان محترم ناظم صاحب وقف جدید اور محترم ناظر صاحب تعلیم قادیان کے آنے کی اغراض بتائیں۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید نے کی۔ موصوف نے احباب کو توجہ دلائی کہ گاؤں دیہات میں ہزاروں غریب بچے بغیر تعلیم کے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے معلمین کو متعین کیا گیا ہے۔ عزیز عدیل احمد ارسلان نے نظم پڑھ کر سنائی۔ آخری تقریر محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم قادیان کی ہوئی۔ موصوف نے احسن رنگ میں وقف نو بچے اور والدین اور جماعت کے دوسرے طلباء کو حصول تعلیم کی طرف حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں توجہ دلائی۔

آخر پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور نے موقعہ کی مناسبت سے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک)

لجنہ کے زیر انتظام: درج ذیل کی طرف سے جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں: لجنہ اماء اللہ مدراس، شاہ پور، وڈمان، کاماریڈی، کیندرہ پاڑہ، براہ پورا، توتی کورین، پنگاڈی، کوڑالی، کرولائی، خانپور ملکی، دہلی، کوئلون، چاوا کاڈ، کاکناڈ، کلپنی، حیدرآباد، محی الدین پور، امروہہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

تحریک جدید کا جہادِ کبیر

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۹۳۴ء میں مخالفتوں کے طوفان کے موقعہ پر جو بابرکت آسمانی منصوبہ القاء فرمایا اُسے حضورؓ نے جہاد کبیر کا نام دیا۔ فرمایا:

''تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قُرب کا مقام عطا فرمائے گا۔''

اس جہاد کبیر کا ایک حصہ یہ ہے کہ ہم صحابہ کی طرح سادہ زندگی گزاریں۔ فضول خرچیوں سے بچیں اور رسومات ترک کر دیں۔ اس طرح کی زندگی گزارنے میں اصل مقصد خدا کی خوشنودی ہو تو کوئی دوست رشتہ دار اس میں حائل نہیں ہوسکتا۔ رسومات ترک کرتے وقت کسی کی طعن و تشنیع یا ملامت ہم پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ بہرحال ہم اپنی پوری کوشش اس میں صرف کریں گے تو اخلاص کا تقاضہ پورا ہوگا۔

اس جہادِ کبیر کا ایک حصہ مالی جہاد کا ہے۔ اخلاص کا تقاضہ ہے کہ ہم دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ محض بوجہ اللہ قربانی پیش کریں اور ایسی قربانی پیش کریں جو ہماری استطاعت سے کم نہ ہو۔ اگر ایسی قربانی کرنے سے ہماری کوئی ضروریات ملتوی ہوتی ہوں تو ہم اس کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ دین کو بہرحال ہم دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اخلاص میں اطاعت کا پہلو ایک احمدی کو مکلّف کرتا ہے کہ مالی قربانی کے سلسلے میں جو معیار ہمارے خلفاء کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں اُن کے مطابق قربانی پیش کی جائے۔ اس قسم کی قربانی خلوصِ نیت کی مظہر ہوگی۔ اور اسی قسم کی قربانی اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کر سکے گی جس کا ذکر ہمارے محبوب امام حضرت فضل عمرؓ نے تحریک جدید کو ایک جہادِ کبیر قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

''پس اے احمدی بھائیو اور بہنو اور بچو! تحریک جدید کی قربانی آپ کو خدا کا قرب عطا کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ بشرطیکہ اُس کے مقررہ قواعد کے مطابق قربانی پیش کی جائے۔ اپنے محبوب امام کی آواز پر غور کرو۔ فرمایا:

''اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن من دھن خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو۔'' اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس آواز پر دل و جان سے لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16471 :: میں محمد مرزا امجد بیگ ولد محمد مرزا احسن بیگ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن کامتھا ڈاکخانہ کشن گڑھ ضلع باراں صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-2-22 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی 50x50 نمبر 66 بمقام کامتھا ضلع باراں (مکان کچا) قیمت اندازاً 60000 روپے۔ زرعی اراضی 8-18 بیگھہ کھاتہ نمبر 90/225 قیمت اندازاً 555000 روپے بمقام کامتھا ضلع باراں راجستھان۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ 27000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-4-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ جلال خان　　العبد محمد مرزا امجد بیگ　　گواہ پیر محمد کاٹھات

وصیت 16472 :: میں ایم عائشہ بی بیوہ محمد حنیف مرحوم قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-11-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کُل زیورات 20 پاؤنڈ ہیں جن کی موجودہ مالیت 97000 بنتی ہے۔ میرے گھر کے اخراجات کے لئے میری بیٹی کی طرف سے مہینہ میں 2000 روپے آمد ہوتی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت 200 روپے حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ خاوند (مرحوم) کی طرف سے مہر کی رقم وصول کر چکی ہوں۔ میرا گزارہ آمد سالانہ 24000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عمر　　الامۃ ایم عائشہ بی　　گواہ محمد سلیم

وصیت 16473 :: میں سلیم احمد سی ولد سی عبد الرحیم مرحوم قوم مسلم پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 69 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-10-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کی ایک زمین کنور میں ہے جس کا کھاتہ نمبر 1760 اور سروے نمبر 508/2 اور رقبہ 15.3 سینٹ ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 765000 روپے ہے۔ دوسرا پلاٹ متھامنگلم میں ہے۔ کھاتہ نمبر 47/8B2 اور 43/4B اس کا رقبہ 35.375 سینٹ ہے۔ اس کی موجودہ قیمت 343000 روپے ہے۔ اس زمین میں ایک عمارت ہے جو کہ دکانداری کے لئے کرایہ پر دی ہوئی ہے۔ خاکسار کا تیسرا پلاٹ پلاتھارا میں ہے۔ کھاتہ نمبر 3083 سروے نمبر 193 اس کا رقبہ 80 سینٹ جس کی موجودہ قیمت 560000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد　　العبد سلیم احمد سی　　گواہ طیب احمد

وصیت 16474 :: میں مریم بی زوجہ حاجی جمال الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن جنت نگر ڈاکخانہ ساگر ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-6-22 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 2500 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی ہار ایک عدد وزن 10 گرام۔ انگوٹھیاں دو عدد 8 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی وزن 7 گرام 22 کیرٹ۔ کل وزن 25 گرام۔ مکان نمبر کل رقبہ 30X22 فٹ پر اس میں آدھا حصہ ہے باقی شوہر کا ہے۔ اس کی کل قیمت اندازاً 200000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حاجی جمال الدین　　الامۃ مریم بی　　گواہ عبد الحمید شریف

وصیت 16475 :: میں ٹی کے فاطمہ بیوہ کے ابوبکر مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن مریاکنی ڈاکخانہ تروژان کن ضلع پالکھاڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-6-13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسار بیوہ ہے۔ زیورات: دو عدد ہار وزن 16 گرام۔ 8 گرام، چوڑی 4 عدد 32 گرام۔ انگوٹھی دو عدد 3 گرام۔ بالیاں دو عدد 5 گرام۔ کل وزن 64 گرام۔ قیمت اندازاً 45056 روپے۔ حق مہر 250 روپے۔ زمین جائیداد: 16 مرلہ زمین ایک عارضی کمرہ پر مشتمل ہے۔ جو تقریباً تین لاکھ روپے کی ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر　　الامۃ ٹی کے فاطمہ　　گواہ ہدایت اللہ خان

وصیت 16476 :: میں کے حیدروس کٹی ولد کے احمد مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ پنشن یافتہ عمر 69 سال تاریخ بیعت 1978 ساکن یوکائل بازار ڈاکخانہ یوکائل بازار ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-8-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین ایک ایکڑ اور اٹھارہ سینٹ جس میں ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ جس کی سروے نمبر (656/1960) 87/14 بمقام ولاونور۔ تحصیل ترور ضلع ملہ پورم جس کی قیمت 3540000 روپے ہے۔ (۲) زمین جس میں ناریل کا درخت وغیرہ ہے۔ ایک ایکڑ تین سینٹ جس کا سروے نمبر (968/1977) 71/3 بمقام ولاونور تحصیل ترور ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ جس کی قیمت 2060000 روپیہ ہے۔ کل قیمت جملہ جائیداد 5600000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 10600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے حارث　　العبد کے حیدروس کٹی　　گواہ عبد الناصر

وصیت 16477 :: میں صبیحہ خاتون زوجہ محمد عثمان مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن جمگاؤں ڈاکخانہ بلوا چک ضلع بھاگل پور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-8-11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد میں صرف کان کا پھول ایک جوڑا موجودہ قیمت مبلغ 2000 روپے۔ غیر منقولہ جائیداد میں ایک مکان 7 ڈسمل جگہ پر خاکسار کے نام پر ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 80000 روپے ہے۔ زمین کاشت کاری خاکسارہ کے حصہ میں تقریباً 3 کٹھا ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 15000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن سالانہ 48000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید مبلغ　　الامۃ صبیحہ خاتون　　گواہ محمد افتخار

وصیت 16478 :: میں سی پی محمد ولد کنجا پا مرحوم قوم احمدی پیشہ خادم مسجد عمر 64 سال تاریخ بیعت 1962ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2006-3-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ منقولہ جائیداد مبلغ 100000 روپے ہے۔ جو کہ والدین سے ترکہ میں ملنے والی جائیداد میں سے میرا حصہ فروخت کر کے حاصل ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد

پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ٹی احمد سعید العبد سی پی محمد گواہ ایس اکبر احمد

وصیت 16479:: میں انیسہ بیگم زوجہ محمد صلاح الدین فاضل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن خیدر آباد ڈاکخانہ ہمایوں نگر ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-12-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات: نکلس ایک عدد 14.220 گرام، چین ایک عدد 16 گرام، انگوٹھیاں 5 عدد 13.630 گرام، بالیاں 2 جوڑی 4.610 گرام، پنڈلم اور برسلیٹ 4.930 گرام، چوڑیاں 2 عدد 10 گرام۔ کل وزن 63.390 گرام اندازاً کل قیمت 57000 روپے۔ غیر منقولہ جائیداد۔ ایک ملگی (دکان) بمقام ناملی مارکیٹ حیدر آباد 20 گز مربعہ پر مشتمل جس کی قیمت 500000 روپے ہے۔ ایک مکان بمقام سعید علی گوڑہ (آصف نگر) جو میرے خاوند کا ہے اور اب میرے بچوں کے نام رجسٹری کروادیا گیا ہے۔ اس میں سے مجھے میرا حصہ بصورت نقدی 112500 بچوں نے مجھے دیا ہے۔ حق مہر جو مجھے میرے خاوند مرحوم سے مل چکا ہے۔ 2000 روپے ہے۔ کل رقم اندازاً 671500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ الامۃ انیسہ بیگم گواہ محمد اقبال الدین

وصیت 16480:: میں ایم کے انچی کویاٹی ولد محمد مرحوم قوم احمدی پیشہ Real Estate عمر 62 سال تاریخ بیعت 1964ء ساکن کالکیٹ ڈاکخانہ کاراپرمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-12-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 2.9 ایکڑ خالی زمین بمقام پیرومنا جس کی موجودہ قیمت 1100000 روپے ہے۔ منقولہ جائیداد: 2002 ماڈل ماروتی ویگن آر کار جس کی موجودہ قیمت اندازاً 200000 روپے ہوگی۔ 2005 ماڈل ہونڈا ایکٹیوا اسکوٹر۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 35000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ٹی احمد سعید العبد ایم کے انچی کویاٹی گواہ کے وی حسن کویا

وصیت 16481:: میں ایم عبد الرحیم ولد محمد کنجو قوم احمدی پیشہ پنشنر عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گپلی ڈاکخانہ تولکرہ ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2007-02-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ تولکرہ میں بلاک نمبر 16 میں: ۱-سروے نمبر 201/19 میں آر 12.65 اندازاً قیمت 450000 روپے، ۲-سروے نمبر 208/6 میں آر 2.00 قیمت 25000 روپے۔ ۳-سروے نمبر 208/7 میں آر 2.15 قیمت 26875 روپے۔ ۴-سروے نمبر 208/8 میں آر 1.66 قیمت 20750 روپے۔ ۵-سروے نمبر 208/11 میں آر 0.76 قیمت 9500 روپے۔ ۶-سروے نمبر 208/19 میں آر 0.73 قیمت 9125 روپے۔ ۷-سروے نمبر 219/4 میں آر 2.40 قیمت 30000 روپے۔ ۸-سروے نمبر 208/9 میں آر 1.50 قیمت 18750 روپے۔ زمین خاکسار اور اہلیہ دونوں کے نام پر ہے۔ خاکسار کے ساتھ اہلیہ بھی وصیت کر رہی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6095 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

نوٹ: سرکار کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ زمین کی ناپ "آر" کے حساب سے ہوگی ایک آر برابر = اڑھائی سینٹ زمین

گواہ ٹی شفیق احمد العبد ایم عبد الرحیم گواہ محمد فضل

وصیت 16482:: میں مریم صدیقہ زوجہ سید محمود احمد مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن چلکل گوڑہ (سکندر آباد) ڈاکخانہ چلکل گوڑہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2006-9-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی چوڑیاں 3 تولے۔ چین ڈیڑھ تولا۔ خاوند 30 سال قبل فوت ہوگئے حق مہر 501 روپے وصول نہیں ہوسکا تاہم اس کا حصہ جائیداد ادا کروں گی۔ میرا گزارہ آمد از خورد نوش ماہانہ 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی ایم رشید الامۃ مریم صدیقہ گواہ سید کلیم احمد

وصیت 16483:: میں فہمیدہ رشید حیدر آبادی زوجہ محمد عبد الرشید حیدر آبادی قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن 18 wessex gardens ڈاکخانہ London NW119RT U.K. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27 اکتوبر 2006ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ: زیور 3 عدد طلائی سیٹ قیمت 1000 پونڈ۔ موتیوں کا ہار قیمت 800 پونڈ۔ طلائی چوڑیاں 12 عدد 1000 پونڈ۔ طلائی انگوٹھیاں 1 عدد 1000 پونڈ۔ میزان 3800 پونڈ۔ ۲- جائیداد غیر منقولہ: ایک ریسٹورانٹ 58, Belsize Lane, London NW35AR پر واقع ہے۔ اس میں خاکسارہ کے خاوند کا آدھا حصہ ہے۔ جس وقت ریسٹورانٹ خریدا تھا ساری رقم ہم دونوں بیوی میاں نے مارگیج پر لی تھی۔ اس میں ہم دونوں نے برابر کا کام کیا تھا۔ اس ریسٹورانٹ کے اوپر ایک ایک بیڈروم کے 3 فلیٹ تھے جو ہم نے ہمارے ۳ بچوں میں ۱۵ سال قبل 1991ء میں تقسیم کر دیئے تھے۔ 1995ء میں ریسٹورانٹ کو 25 سال کی لیز پر دیا گیا اس سے 20 ہزار پونڈ سالانہ کرایہ آتا ہے۔ اس کی موجودہ قیمت کوئی نہیں ہوسکتی کیونکہ ہم فروخت نہیں کرسکتے صرف کرایہ لے سکتے ہیں۔ قانون کے مطابق لیز ختم ہونے پر مزید لیز دوبارہ اسی کرایہ دار کو دینی ہوتی ہے اگر کرایہ دار کسی وجہ سے جگہ چھوڑ دے تو اس کی موجودہ قیمت 200000 پونڈ ہوسکتی ہے۔ ایک مکان 18 Wessex Gardens, London NW11 ہم دونوں میاں بیوی نے مارگیج پر لیا تھا۔ اس کی موجودہ قیمت 650000 پونڈ ہے۔ ہم نے اس کی ساری مارگیج ریسٹورانٹ کے منافع سے ادا کر دی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ 20000 پونڈ ہے جس میں شوہر کا آدھا حصہ ہے اور ماہوار وظیفہ 165 پونڈ گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ صبیحہ جواہیر الامۃ فہمیدہ رشید حیدر آبادی گواہ خالد جمیل

وصیت 16484:: میں محمد عبد الرشید حیدر آبادی ولد محمد عبد الرحیم مرحوم رائچوری قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن 18 wessex gardens ڈاکخانہ London NW119RT U.K. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27 اکتوبر 2006ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک ریسٹورانٹ 58, Belsize Lane, London NW35AR پر واقع ہے۔ اس میں خاکسار کی اہلیہ کا آدھا حصہ ہے۔ جس وقت ریسٹورانٹ خریدا تھا ساری رقم ہم دونوں میاں بیوی نے مارگیج پر لی تھی۔ اس میں ہم دونوں نے برابر کا کام کیا تھا۔ اس ریسٹورانٹ کے اوپر ۳ ایک ایک بیڈروم کے فلیٹ تھے جو ہم نے ہمارے ۳ بچوں میں ۱۵ سال قبل 1991ء میں تقسیم کر دیئے تھے۔ 1995ء میں ریسٹورانٹ کو 25 سال کی لیز پر دیا گیا اس سے 20 ہزار پونڈ سالانہ کرایہ آتا ہے۔ اس کی موجودہ قیمت کوئی نہیں ہوسکتی کیونکہ ہم فروخت نہیں کرسکتے صرف کرایہ لے سکتے ہیں۔ قانون کے مطابق لیز ختم ہونے پر مزید لیز دوبارہ اسی کرایہ دار کو دینی ہوتی ہے اگر کرایہ دار کسی وجہ سے جگہ چھوڑ دے تو اس کی موجودہ قیمت 200000 پونڈ ہوسکتی ہے۔ ایک مکان 18 Wessex Gardens, London NW11 ہم دونوں میاں بیوی نے مارگیج پر لیا تھا۔ اس کی موجودہ قیمت 650000 پونڈ ہے میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ 20000 پونڈ ہے جس میں اہلیہ کا آدھا حصہ ہے اور ماہوار وظیفہ 260 پونڈ گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ منیر احمد جواہیر العبد محمد عبد الرشید حیدر آبادی گواہ خالد جمیل

بقیہ اداریہ..........از صفحہ 2

آزاد ہو اور مَیں اپنی جگہ عبادت کے معاملے میں آزاد ہوں تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

اور پھر مسلمانوں کو تعلیم دی کہ مشرکین جن کی عبادت کرتے ہیں ان کو سنگسار کرنا اور جلانا تو دُور کی بات ہے تم نے ان کو بُرا بھی نہیں کہنا۔ فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(سورۃ الانعام:۱۰۹)

یعنی تم ان معبودوں کو جن کو مشرک خدا کے علاوہ پوجتے ہیں بُرا مت کہو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ بغیر علم کے اللہ کو گالیاں نکالیں گے اس طرح ہم نے ہر قوم کے لئے اس کے کام خوبصورت کر کے دکھائے ہیں پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ انہیں آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

پس قرآن مجید نے ایک طرف وحدانیت کی دعوت دی تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے عظیم الشان دلائل بھی دیئے اور پھر فرمایا کہ جو چاہے ان دلائل کو قبول کرے اور جو چاہے انکار کر دے فرمایا تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔ اور پھر مسلمانوں کو یہ بھی اخلاقی تعلیم دی کہ تم کو مشرکین کے بتوں کو بُرا کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہر قوم کو اس کے عمل خوبصورت لگتے ہیں تمہارا کام صرف دعوت دینا ہے لڑائی جھگڑا کرنا تمہارا کام نہیں۔ یہ ہے قرآن مجید، کامل و مکمل کتاب لیکن وحید الدین خان صاحب ملاحظہ فرمائیں کہ تورات نے کس قسم کی دعوت دی ہے۔ دعوت تو دی ہے لیکن دھمکی آمیز دعوت اور پھر اسکی وحدانیت کے دلائل بھی کوئی نہیں دیئے اور پھر ڈکٹیٹرانہ طور پر کہہ دیا کہ اگر کوئی ایک خدا کو نہیں مانتا تو اس کو جلا دو سنگسار کر دو اور ان کے بُت خانوں کو بھی جلا ڈالو جبکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ بتوں کو برا بھی مت کہو۔ وہیں بائبل کی تعلیم جس پر حضرت مسیحؑ نے بھی عمل کرنے کی تعلیم دی ہے وحید الدین خان صاحب اسی ''مسیحی ماڈل'' کو ابتداء بھی دعوت اور انتہاء بھی دعوت کہہ رہے ہیں ہم یہ تو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ وحید الدین خان صاحب نے بائبل اور انجیل کا مطالعہ نہیں کیا ہو گا لیکن باوجود اس کے ان کا ایسے خیالات رکھنا بہت عجیب لگتا ہے۔ (......جاری......) (منیر احمد خادم)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ درج ذیل بینکوں میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رقوم بھجوانے کے لئے Online سہولت حاصل کی جاسکتی ہے:

1. State Bank of India, Qadian -Code-1571
   Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian
   Ac.No. 10776119011
2. H.D.F.C. Bank, Batala
   Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian
   Ac/No. 6412320000057
3. ICICI Bank, Amritsar
   Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian
   Ac/No. 006605000488

آئندہ مندرجہ بالا بینک اکاؤنٹس کے ذریعہ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جائیں اور سوائے اشد مجبوری کے دیگر بینکوں کے ذریعہ رقوم مرکز میں نہ بھجوائی جائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

افسوس! مکرمہ منورہ فانی صاحبہ وفات پاگئیں

افسوس مکرمہ منورہ فانی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی درویش مرحوم قادیان مورخہ ۳۰ رجون کو مختصر علالت کے بعد گورو نانک ہسپتال امرتسر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بنگال کے گاؤں انگار پور ضلع مرشد آباد کے مکرم سعید شیخ صاحب زمیندار کی بیٹی تھیں شیخ سعید صاحب نے مکرم عبید الرحمٰن صاحب کے ذریعہ اس گاؤں میں سب سے پہلے بیعت کی تھی۔ مرحومہ نے چھ کلاس تک مقامی سکول میں تعلیم حاصل کی تقسیم ملک کے بعد آپ اپنے شوہر کے ساتھ تبلیغی میدان میں مختلف جگہوں میں لمبا عرصہ رہیں۔ مکرم مولوی عبید الرحمٰن صاحب ۱۹۷۲ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر تشریف لائے تھے۔ مختصر بیماری کے بعد چند دنوں میں امرتسر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مرحومہ کو درویش کی بیوہ ہونے کی وجہ سے قادیان میں بلالیا اور مرحومہ دو لڑکی اور چار لڑکوں کو جو کہ بہت چھوٹے چھوٹے تھے لے کر قادیان آگئیں اور نہایت صبر و شکر کے ساتھ درویشی زندگی گذارتے ہوئے بچوں کی تعلیم و تربیت و پرورش کی۔ مرحومہ نیک سیرت صوم صلوٰۃ کی پابند اور دعا گو اور نہایت صابرو شاکر تھیں۔ آپ کے سب بچے شادی شدہ ہیں۔ نماز جنازہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جنازہ گاہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب پسماندگان و عزیز و اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادتیں

اللہ تعالیٰ نے مکرم خورشید احمد صاحب خادم کو مورخہ ۲۸ رجولائی کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ''امۃ الوکیل'' تجویز فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم فیروز عالم صاحب آف موسیٰ بنی مائنز صوبہ جھارکھنڈ کی نواسی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مکرم ابراہیم احمد صاحب کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ ۸ راگست ۲۰۰۷ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ''محمد یوسف'' تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان کا پوتا ہے۔ دونوں بچے مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ و ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کے پوتی اور نواسہ ہیں۔ بچوں کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ ادارہ بدر اس موقعہ پر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر اور اقرباء کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ (ادارہ)

قادیان کے تعمیراتی کاموں کیلئے جونیئر انجینئرز (سول) کی

ضرورت ہے

قادیان میں اس وقت کئی تعمیراتی کام ہو رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں ان پراجیکٹس کی نگرانی کے لئے اوورسیئر سول رجونیئر انجینئرز سول (Junior Engineers Civil/ Overseers Civil) کی ضرورت ہے۔

لہٰذا جو احباب تعمیراتی پراجیکٹس کی نگرانی کی اہلیت رکھتے ہوں اور قادیان میں آکر خدمت بجالانے کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر کوائف صدر رامیر کی تصدیق کے ساتھ ناظر اعلیٰ قادیان کو بھجوادیں۔ نیز یہ بھی وضاحت کردیں کہ کتنے عرصہ کے لئے وقت دے سکتے ہیں یا مکمل طور پر وقف کی خواہش رکھتے ہیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
Mfrs & Suppliers of
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax (0091) 1872-220757
Fax (0091) 1872-221702
(0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 66 Thursday 23 th August 2007 Issue No. 34

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ایک مومن کو ایسے صالح اعمال بجالانے چاہئیں جن میں اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی خیال ہو

ہم دنیا میں حقیقی انقلاب اس وقت لا سکتے ہیں جبکہ ہمارے عمل کے معیار بلند ہوں تبھی ہم کو وہ خوشخبری ملے گی جو اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کو دی ہے

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 راگست 2007ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی: وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (سورۃ البقرۃ:۲۶) کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا: جلسہ سالانہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کے متعلق بیان کر رہا تھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس سے حقیقی رنگ میں صفت مومن کے تحت فیض پانے والے ہیں۔ جس کے بعد ایک بندہ حقیقی رنگ میں اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اس کے انعامات کا حقدار بنتا ہے۔ آج بھی وہی مضمون جاری رہے گا۔

ایک مومن کی اللہ تعالیٰ یہ نشانی بتاتا ہے کہ وہ اعمال صالحہ بجالانے والا ہوگا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے تو اس کا دل اللہ کے خوف سے ڈر جاتا ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھوں جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہو وہی کام کروں جن کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس اعتبار سے ایک مومن کو ایسے صالح اعمال بجالانے چاہئیں جن میں اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی خیال ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں، بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو، خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔‘‘ (کشتی نوح صفحہ:۱۵)

فرمایا: یہ وہ چند اعمال ہیں جن کے بجالانے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے اور ان کو بجالانے والا نیک اور صالح کہلا سکتا ہے یہ وہ باتیں ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے سلسلہ میں شمولیت کرنے والوں کے لئے شرط قرار دیا ہے تو اگر ہم اللہ کے حکم کے مطابق اس بات پر ایمان لاتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ آخرین میں مبعوث ہونے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق یہی ہے جس کی ہم نے بیعت کی ہے جس کی جماعت میں ہم شامل ہیں اور جو تقویٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہم سے نیک اعمال کی توقع رکھ رہا ہے تو پھر اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے بڑی سنجیدگی سے ہر احمدی کو اسطرف توجہ دینی چاہئے۔ پہلی بات جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں توجہ دلا رہے ہیں وہ ہے توحید کو زمین پر پھیلانے کی کوشش۔ خدا پر ایمان صرف منہ کے دعاوی سے نہ ہو بلکہ ایمان کے بعد ہمیں توحید کے قیام کی کوشش کرنی ہوگی۔ جب ہم غیر اللہ کو اپنے دلوں سے نکال کر اپنی چالاکیوں اور ہوشیاریوں کو الگ رکھ کر اپنے کاروباروں پر اپنی نمازوں کو ترجیح دینگے اور اپنے قول وعمل سے اپنے بچوں کے لئے نمونہ بنیں گے تو تب ہی اپنے ماحول میں ہم خدا کی توحید کا پرچار کر سکیں گے۔ پھر نیک اعمال کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندوں پر رحم کرو، کوئی مومن کسی دوسرے پر زبان سے ہاتھ سے یا کسی اور طرح سے ظلم نہ کرے۔ تبھی ہم رحمان خدا پر حقیقی ایمان لانے والے کہلا سکیں گے۔

پھر فرمایا: مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرو۔ مومن تو وہ ہے جو دوسروں کی تکلیف کو بھی اپنی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

رحم کے جذبہ میں ترقی کرو رحم کا جذبہ صرف دل تک محدود نہ رہے بلکہ اس کا اظہار کرو اور اظہار اس طرح ہو کہ اللہ کی مخلوق کی بھلائی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہو اپنی بھوک پر دوسروں کی بھوک کو ترجیح دو۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

’’وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ‘‘ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے خود بھوک کی حالت میں کیوں نہ ہوں۔ مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدمت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے نظارے تیز بارش کی طرح نظر آتے ہیں اور یہی حال آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں بھی ہمیں بلا امتیاز مذہب وملت مخلوق خدا کی خدمت کے حسین نظارے نظر آتے ہیں ایک طرف آپ گاؤں کی غریب عورتوں کی طبی خدمت سرانجام دیتے ہوئے اور گھنٹوں ان کی باتیں سنتے ہوئے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف اس وقت ایک لڑائی تھی جو آپ تمام ادیان باطلہ سے لڑ رہے تھے۔

پھر آپ توجہ دلاتے ہیں کہ کسی پر تکبر نہ کرو گو تمہارا ماتحت ہی کیوں نہ ہو اگر کسی کو تمہارا ماتحت بنایا گیا ہے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو جتنی بڑی خدمت ملے اتنی ہی زیادہ عاجزی ہونی چاہئے۔ انسان وہی اللہ کو پسند ہے جو تکبر سے خالی ہو۔ فرمایا وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (سورہ لقمان:۱۹)

’’اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے اور فخر ومباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

پس اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے، اگر یہ دعویٰ ہے کہ اللہ سے ہمیں محبت ہے تو پھر ہر قسم کے تکبر سے خود کو پاک کرنا ہوگا۔

پھر فرمایا: کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ یہی وہ عمل ہے جس سے مومن اپنی زبان کو ہمیشہ پاک رکھ سکتا ہے۔ نہ صرف زبان بلکہ ذہن بھی پاک ہوتا ہے اور دوسری طرف گالی دینے سے جہاں زبان اور ذہن ناپاک ہوتا ہے وہیں معاشرہ میں فساد، یہاں تک کہ قتل وغارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ پس معاشرہ میں امن کے قیام کے لئے، جھگڑوں اور فسادوں سے معاشرے کو پاک کرنے کے لئے زبان کی پاکیزگی نہایت ضروری ہے۔

فرمایا: یہ وہ اعمال ہیں جن کے بجالانے کے بعد ہی ایک شخص حقیقی مومن کہلا سکتا ہے ورنہ تو اللہ تعالیٰ نے اسلام میں داخل ہونے والوں کو فرمایا ہے کہ وہ صرف اسلمنا کہیں یعنی ہم اسلام لے آئے۔ آمنا نہ کہیں یعنی ہم ایمان لے آئے۔ آمنا تبھی کہہ سکتے ہیں جب وہ ان اعمال صالحہ کو بجالانے والے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ہم دنیا میں حقیقی انقلاب اس وقت لا سکتے ہیں جبکہ ہمارے عمل کے معیار بلند ہوں تبھی ہم کو وہ خوشخبری ملے گی جو اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کو دی ہے کہ ’’خوشخبری دے دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں جب بھی وہ ان باغات میں سے پھل بطور رزق دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جا چکا ہے حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس محض اس سے ملتا جلتا رزق لایا گیا تھا اور ان کے لئے باغات میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہونگے اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔‘‘ پس ہر عمل، صالح تب ہی ہوگا جب اس کو اللہ کی رضا کی خاطر بجالایا جائے۔ اور اسی سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو نیک اعمال بجالانے چاہئیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆